مین مالیگاؤں پر ہونے والی مناظرانہ جھڑپ
ں تاریخی ذلت ورسوائی اور "یا پولیس المدد"
فرار ہونے کی مختصر روداد بنام:

مناظرہ مالیگاؤں

مابین

مُفتی محمد حسنین محفوظ نعمانی صاحب

مولانا امین القادری صاحب

دسمبر 2023ء سرزمین مالیگاؤں پر ہونے والی مناظرانہ جھڑپ میں رضاخانیوں کی تاریخی ذلت ورسوائی اور "یا پولیس المدد" پکار کر فرار ہونے کی روداد بنام:

روداد مناظرہ مالیگاؤں

مابین

اہل سنت مناظر: مفتی محمد حسنین محفوظ نعمانی صاحب

رضاخانی مناظر: مولانا امین القادری صاحب

مرتب: خادم اہل سنت، ابوسعد لئیق رحمانی

ناشر: خدام مسلک دیوبند مالیگاؤں

فہرست مضامین

تقریظ جلیل مناظر اہل سنت حضرت مولانا عبدالاحد قاسمی صاحب دامت برکاتہم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدْ، خَالِقِ السَّمَاءِ بِغَيْرِ عَمَدْ، أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَشَيَاطِينِ الْبِدَعِ وَالْحَسَدْ، اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنَا عَلَى التَّوْحِيدِ وَالسُّنَّةِ إِلَى يَوْمِ اللِّقَاءِ وَالْخَلَدْ.

گذشتہ دنوں مالیگاؤں کی فضاؤں میں فتنہ انگیزی کا طوفان اٹھا، بدعتی مولوی امین قادری نے حسبِ عادت شرارت کا جال بچھایا، اور علماءِ دیوبند پر بہتان والزام کے تیروں سے وار کیا۔ مگر جب مردِ حق، حضرت مولانا مفتی حسنین نعمانی مدظلہ میدان میں آئے، تو اس کے بلند بانگ نعرے زمین بوس ہوئے، اور اس کی جراتِ گفتار پست وخاموش ہوئی۔

ابتداء میں وہ بڑھکیں مارتا رہا، گویا خود کو مناظرے کا شہسوار بتاتا رہا، مگر انجام کار اپنی روایتِ قدیمہ کے مطابق فرار کو اختیار کیا، اور میدانِ مناظرہ کو خالی چھوڑا۔ یہی ہے اہلِ باطل کی پہچان، عوام کے سامنے للکار و پکار اور علماء کے سامنے پسپائی اور فرار۔

اس موقع پر ہمارے عزیز برادر لئیق رحمانی صاحب نے وہ کارنامہ انجام دیا جو تاریخ میں یادگار رہے گا۔ آپ نے روداد کو نہایت ہی تحقیق کے ساتھ، ناقابل تردید دلائل کے ساتھ، معتبر حوالہ جات کے ساتھ مرتب کیا۔ گویا باطل کے چہرے سے نقاب کھینچ لیا، اور رضاخانیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دیا۔

حضرت مولانا حسنین محفوظ نعمانی صاحب حفظہ اللہ کی علمی عظمت تو محتاجِ تعارف نہیں، آپ کے علم وفضل سے ملک وملت واقف ہیں۔ مگر روداد کے مرتب لئیق رحمانی صاحب بھی کسی چھپے رستم سے کم نہیں۔ آپ پہلے خود اسی باطل گروہ سے وابستہ تھے، مگر جب حقیقت کی کرن نے آپ کے دل کو منور کیا، تو آپ نے ہدایت کو

اختیار کیا، اور مسلکِ اہلِ سنت دیوبند میں شامل ہو کر قلم و زبان سے باطل کے خلاف صف آراء ہو گئے۔ آج آپ کی تحریریں ردِّ رضاخانیت میں مجموعۂ براہین کی حیثیت رکھتی ہیں، اور آپ کے دلائل باطل کے لئے کاری ضرب ہیں۔

یہ روداد صرف تحریر نہیں، بلکہ دلیل کا مینار ہے؛ یہ صرف واقعہ نہیں، بلکہ تاریخ کا چراغ ہے۔ اس میں واضح کیا گیا کہ؛ اہلِ باطل کے پاس شور ہے، مگر شعور نہیں؛

ان کے پاس نعرہ ہے، مگر دلیل نہیں؛

ان کے پاس دعویٰ ہے، مگر ثبوت نہیں۔

جبکہ اہلِ حق دیوبند کے پاس علم بھی ہے، حلم بھی ہے؛ دلیل بھی ہے، تحقیق بھی ہے؛ استقامت بھی ہے، عزیمت بھی ہے۔

آخر میں ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں:

یا اللہ! بھائی لئیق رحمانی صاحب کی اس خدمت کو شرفِ قبولیت عطا فرما۔

یا اللہ! ان کے قلم میں مزید قوت دے، ان کے دل میں مزید نور بھر دے، اور ان کی کاوش کو ملت کے لئے سرمایۂ فخر بنا دے۔

یا اللہ! حضرت مولانا حسنین نعمانی صاحب اور تمام علماء اہلِ سنت دیوبند کو اپنی حفاظت و نصرت میں رکھ، اور باطل کے ہر فتنہ کو ان کے ہاتھوں نیست و نابود فرما۔

اے اللہ! ہمیں اور ہماری نسلوں کو توحید و سنت پر قائم رکھ، اور قیامت تک اہلِ حق کے قافلہ میں شامل فرما۔ آمین

ابو حنظلہ عبدالاحد قاسمی

خادم آل انڈیا تحریک تحفظ سنت و مدحِ صحابہ

26/ ربیع الاول 1447ھ بروز جمعہ بعد عشاء

تقریظ جلیل حضرت مولانا امتیاز اقبال صاحب دامت برکاتہم، مالیگاؤں

بسمہٖ تعالیٰ

ہمارے عزیز اور پیارے ملک ہندوستان میں کثیر لسانی و کثیر مذہبی ہونے کے باوجود مغل بادشاہوں کی وسعت ظرفی و دریا دلی کے باعث بھائی چارگی و اتحاد و اتفاق قائم تھا۔ انگریزوں نے نہ صرف بھائی چارگی اور مذہبی ہم آہنگی کو ختم کیا اور مختلف مذاہب کے پیروکاروں کو آپس میں لڑا کر اپنا الو سیدھا کیا بلکہ مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان فتنہ و فساد اور اختلاف پیدا کر کے انکو فرقوں اور جماعتوں میں بانٹ دیا، تب سے ہی مسلمانوں میں بھی فکری و نظریاتی اختلافات کا طوفان آیا، ان اختلافات کے اثرات سے پوری قوم مسلم متاثر ہوئی اور پوری دنیا کے مسلمان فرقوں میں تقسیم ہو گئے، ہر ایک قرآن و حدیث سے دلائل دینے لگا، اور اپنے کو برحق ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا گیا، مناظرہ کی مجالس قائم ہوئیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ناحق ضد اور عناد پر اتر آیا، اس لیے کہ دلائل مثبتہ وقویہ تو تھے نہیں، صرف لفاظی و بیان بازی اور منطقی قضایا کے ذریعے فریق مخالف پر غالب آنے کی کوشش کی جاتی۔ ل، جنکو ذی عقل و ہوش مسترد کر دیتے اور بے پڑھا لکھا طبقہ متاثر ہو جاتا، جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ سنجیدہ طبقہ مناظروں سے اوب گیا۔ دوسری طرف آزاد ہندوستان میں فرقہ پرستی کا زہر گھولا گیا جس سے ملک کی فضا مسموم ہو گئی، مسلمانوں میں یہ احساس جاگ گیا کہ اگر مسلکی و نظریاتی اختلافات میں پڑے رہے تو اسی طرح پٹتے، مرتے اور کٹتے رہیں گے، چنانچہ اپنے اپنے عقائد پر باقی رہتے ہوئے اتحاد و اتفاق کی فضا ہموار ہوئی، پورے ملک کے سمجھدار اور ذی شعور عوام و خواص کے مجمع نے استقبال کیا۔ اور کچھ کچھ مفاد پرست اور فسادی اذہان کے لوگوں کو چھوڑ کر مجموعی طور پر پورے ملک کے مسلمان اپنے فرائض منصبی اور ملک و ملت کے تحفظ کے لیے سرگرم ہو گئے۔

تاہم پیٹ کے پجاریوں اور مال و جاہ کے بھوکے بھیڑیوں کے لیے یہ صورتحال سوہان روح سے کم نہ تھی، اسی کے چلتے وقتاً فوقتاً فوقتاً مسلکی چھیڑ چھاڑ اور فریق مخالف کو بدنام کرنے کی ناکام کوششیں شروع ہو گئیں، باطل کا ابطال ضروری تھا، اس لیے اہلحق کو بھی مجبوراً مناظروں کا راستہ اختیار کرنا پڑا۔

شہر عزیز مالیگاؤں میں بھی یہ بے تکی صدا اٹھنے لگی اور اپنے مخالف مسلک کے حاملین پر کیچڑ اچھالنا اپنی روزی روٹی جاری رکھنے اور عوام کے درمیان اپنے جھوٹا وقار برقرار رکھنے کے لیے اختلافی مسائل ذہنوں میں ٹھونسنے کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوگیا، حالانکہ گدھا فروخنگی کے اس کاروبار میں فسادیوں کو گاہک نہ ملنے کی وجہ سے بار بار نقصان اٹھانا پڑا، اور اہل حق کو چھیڑنا مہنگا پڑ گیا، حتیٰ کہ فسادی ٹولے نے چولے بدلے اور انتظامیہ کی ہمدردی حاصل کرنے کے لیے نشہ مخالف اور فلاں فلاں موضوعات بھی اختیار کرنے پڑے، ان سب کے باوجود فضا اتنی خوشگوار ہوگئی کہ اب سیاسی وسماجی معاملات میں بہتری تو تھی ہی مذہبی وظائف بھی بلالحاظ مسلک و مشرب ایکدوسرے کی اقتدا میں انجام دیئے جانے لگے، یہا تنک کہ مسلک اہل سنت والجماعت کے عقائد پر سب سے مضبوط و مستحکم مکتب فکر" دارالعلوم دیوبند کے رکن شوریٰ" کی سیاسی فوج میں ہر مسلک ومشرب کے لوگ شامل ہوئے اور موصوف نے مسلمانوں کے ہر طبقے کی ضروریات کے مطابق اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی کی، جس میں ایک عائشہ نگر قبرستان جسکو ایک مخصوص ذہنیت رکھنے والا مختصر سا گروہ، اپنی جاگیر سمجھے ہوئے ہے، اس میں بھی تعمیری کام کیئے، جس سے ہم آہنگی کا ماحول مزید مستحکم ہوا۔ فسادی ٹولے کو یہ ہضم نہیں ہوا، جیسا کہ کہتے ہیں، کتے کو گھی ہضم نہیں ہوتا بالکل اسی کے مصداق مسلکی اختلافات سے کنارہ کش ہوکر ملک وقوم کی تعمیر کا مشن برداشت نہیں ہوسکا۔ پھر کیا تھا زمانہ جاہلیت کا نعرہ " حسام الحرمین" لگا دیا گیا جس سے گھناونا مقصد تو حاصل نہیں ہوا لیکن الحمدللہ فضا کی خوشگواری برقرار رہی، بہترین ماحول کو فتنے وفساد سے بچانے کے لیے اہل حق کے ذمے لازم ہوگیا کہ وہ زمانہ جاہلیت کے نعرے کا جواب دیں، اور فسادیوں کو انکی اوقات بتائیں، چنانچہ اہل سنت والجماعت حلقہ دیوبند کے جید عالم دین، دجل وفریب کا شکار کرنے میں ماہر، اہل حق کے دلائل پر گہری نظر رکھنے والے، قاضیٔ شریعت حضرت مولانا مفتی وقاضی حسنین محفوظ نعمانی صاحب زیدمجدہ نے میدان سنبھالا اور پوری جرأت کے ساتھ چیلنج مناظرہ دیا اور اہل سنت والجماعت کے ادنیٰ سپاہی ہونے کے باوجود میدان مار لیا۔

چیلنج سے لے کر انتظامیہ کی جانب سے مفاہمت کوششوں تک کی مستند روداد کو میرے عزیز

جناب لئیق رحمانی صاحب نے اپنی لیاقت وصلاحیت کے بل بوتے مرتب کیا ہے، لئیق بھائی کا یہ کارنامہ اس واسطے لائق تعریف وتحسین ہے کہ اس مختصر تحریری روئیداد کے ذریعے ہم آہنگی اور اتحاد قائم ودائم رکھنے میں مدد ملے گی۔ ان شاءاللہ۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ عزیزی لئیق رحمانی کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

تقریظ جلیل حضرت قبلہ مفتی عمیر قاسمی صاحب قبلہ دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ شاہد ہے کہ جن لوگوں نے انا ربکم الاعلی کا نعرہ لگایا اللہ رب العزت نے ان لوگوں کو مقام عبرت بنا دیا، ہزاروں سال پہلے فرعون انا ربکم الاعلی کا نعرہ لگا کر اور اللہ کے نبی حضرت موسی علیہ السلام کے مخالف بن کر غرق اور جہنم واصل ہوا، ماضی قریب میں بھی چند اسلام مخالف عناصر نے خود کو اعلیٰ ثابت کرنے کے لیے امت کے دو ٹکڑے کر دیے لیکن اہل حق کے ہاتھوں اللہ نے انھیں نشان عبرت بنایا، اب موجودہ زمانے میں ان کے غلو پرست معتقدین نے کبوتر کی طرح آنکھ بند کر کے اپنے اعلیٰ کو اعلیٰ بتانے کے لیے اس کی تحاریر کی اغلاط کو بھی اعلیٰ بتانے کی جدو جہد کی، مگر نتیجہ ہمیشہ کی طرح یہی ہوا کہ علیا جی سفلی کے بھی قابل نہ ٹھہرے۔

ماضی میں ان کے اعلیٰ جی سے لے کر ادنیٰ جی تک کا یہ حال رہا ہے کہ ہر مناظرے میں چال بازیاں ہی رہیں اور جھوٹ وفریب کا سہارا لے کر امت کو دھوکہ دینے کی مذموم کوشش کی، ان کے اعلیٰ جی کے زندگی بھر کا سامان اور فطرت دھوکہ اور فراڈ ہی رہا جو انہوں نے خانۂ کعبہ اور مدینہ منورہ جا کر بھی نہ چھوڑا لہذا اعلیٰ جی کی یہ فطرت اور عادت ان کے شاگردوں میں سینہ بسینہ منتقل ہوئی جس کے چند نمونے آپ اس کتاب کے اندر بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔

ماضی میں اعلیٰ کے بھکتوں نے اعلیٰ کو چنے کے جھاڑ پر چڑھانے کے لیے عجیب عجیب فسانے گڑھے کسی نے لکھا کہ وہ تلمیذ رحمان تھے، کسی نے لکھا کہ نقطہ برابر خطاء کا صدور ممکن نہیں اسی فسانے کو ان کے معتقدین نے آگے بڑھایا اور اپنے نسب نامے اور خاندانی نظام کو بھی عجیب وغریب فسانے میں ڈھالنے کی مذموم کوششیں کیں انہیں کوششوں میں سے ایک کوشش امین القادری کی بھی ہے جس نے اعلیٰ جی کی طرح اپنی ذات پات اور نسب کو افسانوی رنگ میں رنگنے کی کوشش کی اور اسی کوشش نے ان کو ذلت کی

گہرائی میں پہنچا دیا اس مختلف فیہ شخصیت نے لفاظی کرتے ہوئے اولیاء اللہ کی طرف گڑھی ہوئی قصے کہانیاں منسوب کیں اپنے اعلی کی بدنام زمانہ کتاب حسام الحرمین پر شاہد ومشہود کا کھیل محض اپنی عیاری، اپنی شباہت اور ذلت بچانے کیلئے کھیلا لیکن ترجمان دیوبند قاضئ شریعت حضرت مولانا محمد حسنین محفوظ نعمانی زادہ اللہ علما وشرفا وادام اللہ نے برموقع اس شرانگیزی کا حساب وکتاب لے کر اس کے زندگی بھر کے کارنامے پر پانی پھیر دیا، نتیجہ یہ ہوا کہ مصنوعی سید اور قصہ باز صاحب کی ساخت بھی نہ بچی اور مزید ذلت ورسوائی ہاتھ آئی۔

جس جماعت یعنی دعوت اسلامی کے آنجناب پیروکار ہیں یہ جماعت خود ایک مختلف فیہ جماعت ہے، جس طرح دعوت اسلامی پر طرح طرح کے فتوے ہیں اسی طرح آنجناب پر بھی فتوؤں کے انبار ہیں، جس طرح دعوت اسلامی کا کام اسلام مخالف ہے اسی طرح اس کو ماننے والے کا کام بھی اسلام مخالف ہے، اور جس طرح دعوت اسلامی مخالفت کا شکار ہے اسی طرح امین قادری اپنے نسب اور سید ہونے میں مخالفت کا شکار ہے۔

یہ کتاب "روئیداد مناظرہ مالیگاؤں" آپ کے سامنے ہے جس کے اندر مصنوعی ومدعی سید کی مناظرہ سے فرار ہونے اور جعلسازی ودسیسہ کاری کو واشگاف کیا گیا ہے، جس کو مرتب ہمارے عزیز دوست محترم لئیق احمد رحمانی صاحب نے جمع فرمایا ہے جو کہ خود اس مناظرہ کا حصہ اور چشم دید گواہ رہے ہیں، بھائی لئیق خود بھی ایک محقق قلمکار اور منجھے ہوئے مناظر ہیں ان کی کئی تحاریر اور مضامین معرض وجود میں آئی ہیں اور حق پرستوں کے لیے حق کا نشان بنی ہیں۔

اللہ رب العزت اس روئیداد کے ذریعہ حق کو واضح فرمائے اور باطل کے لیے اس کتاب کے ذریعہ حق کو سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے اور بھائی لئیق رحمانی صاحب کے علم وعمل اور قلم میں طاقت وقوت نصیب فرمائے اور احقاق حق اور ابطال باطل کا ذریعہ بنائے۔ آمین

احقر محمد عمیر قاسمی

خادم جامعہ سبحانیہ اندور (ایم پی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ مرتّب

ملک کے موجودہ نازک حالات میں ہمارا اصل فریضہ تو یہی ہے کہ ہم امت کے باہمی اتحاد اور ملی استحکام پر توجہ دیں، اور آپسی نظریاتی جنگ و جدل میں نہ الجھیں۔ لیکن افسوس کہ فتنۂ رضاخانیہ اپنی ابتدا ہی سے اسی روش پر گامزن رہا ہے کہ وہ مسلکی اختلافات کو ہوا دے کر مسلمانوں کے مابین انتشار پیدا کرے۔ آج جبکہ دشمنانِ اسلام پوری قوت سے امت کے خلاف صف بستہ ہیں، ایسے میں ضروری ہے کہ مسلمان دشمنان اسلام کے اس فتنے کی حقیقت پہچانیں اور جذبات میں بہنے کے بجائے ہوش مندی سے اپنی دینی و ملی ذمہ داریاں ادا کریں۔ ہمیں چاہیے کہ علمی تحقیق اور باوقار انداز میں حق کو واضح کریں اور امت کو باہمی جھگڑوں کے بجائے اصل دشمن کی سازشوں کی طرف متوجہ کریں۔ مگر فرقۂ رضاخانیہ ہمیشہ سے امت کے درمیان تفرقہ اور نفرت کے بیج بوتا رہا ہے اس فرقے کی پوری تاریخ گواہ ہے کہ جہاں کہیں بھی انہیں موقع ملا، انہوں نے علمی گفتگو اور باہمی مکالمے کے بجائے الزام تراشی، بہتان شور و غوغا اور گالم گلوچ کی راہ اختیار کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طرف عام مسلمانوں کے اذہان مسموم ہوتے رہے اور دوسری طرف اصل دشمن کی سازشوں کو تقویت ملتی رہی۔

علمی دنیا میں کسی موقف کے حق یا باطل ہونے کا فیصلہ دلیل اور تحقیق سے کیا جاتا ہے، نہ کہ شور و شغب اور گالم گلوچ سے۔ علماء دیوبند ہمیشہ علمی تحقیق، سنجیدہ اور باوقار مکالمے کے داعی رہے ہیں، مگر رضاخانی گروہ نے اپنے وجود کی بنیاد ہی الزام تراشی بہتان طرازی اور گالیوں پر رکھی ہے۔ چنانچہ سرزمین مالیگاؤں پر بھی انہوں نے اپنی اسی روش کو برقرار رکھا۔ یہاں بھی علماء دیوبند کے خلاف زبان درازی کی، گالیاں دیں اور علمی میدان میں تحقیق و سنجیدگی سے مسائل حل کرنے کے بجائے طوفانِ بدتمیزی برپا کیا جس کے سبب شہر کا ماحول بگڑا، اہل حق مجبوراً حرکت میں آئے اور بالآخر نوبت مناظرہ تک جا پہنچی۔

دوسری اہم بات: یہ ہے کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی رضاخانیوں سے اہل حق کا مناظرہ ہوا، ایک بات ہمیشہ نمایاں رہی

کہ مناظرے کا نتیجہ چاہے کچھ بھی ہو، یہ حضرات اپنی فتح کا شور و غوغا بلند کرنے میں زرا نہیں چُوکتے خواہ میدانِ مناظرہ میں انہیں صریح اور شرمناک شکست ہی کیوں نہ ہوئی ہو۔ ہر حال میں اپنی جھوٹی فتح کا شور مچاتے ہیں، بقول مناظر اسلام حضرت علامہ سید طاہر حسین گیاوی رحمہ اللہ کہ: "بعض جگہ تو مناظرہ ہونے سے پہلے ہی فتح مبین کا اشتہار شائع کر دیتے ہیں"۔ اور اگر کہیں کسی مناظرے میں ایسی شکست ہو جائے کہ جس کا انکار کرنا محال ہو اور خود ان کا اپنا ضمیر بھی شکست تسلیم کرنے پر مجبور کر رہا ہو۔ تو وہاں اپنے مناظر صاحب کو ہی جماعت سے خارج، یا غیر معتبر وغیرہ قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ مناظرہ امروہہ میں کیا گیا، جو ۱۶/جون ۱۹۲۷ء کو امروہہ میں ہوا تھا۔ اس مناظرے میں اہل حق کی طرف سے فاتح رافضیت و رضاخانیت امام اہل سنت حضرت علامہ عبدالشکور لکھنوی رحمہ اللہ اور رضاخانی جماعت سے مولوی نثار احمد صاحب مناظر تھے۔ رضاخانی مناظر مولوی نثار احمد کو ایسی شرمناک شکست ہوئی جس کا انکار کرنا محال تھا تو بیچارے مولوی نثار کو ہی غیر معتبر قرار دیا گیا، چنانچہ مناظرے کے بعد مظہر اعلیٰ حضرت مولوی حشمت علی خان رضوی صاحب نے امروہہ جا کر باقاعدہ اعلان کر دیا کہ "مولوی نثار احمد ہماری جماعت کے کوئی محقق شخص نہیں ہیں"۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہوں، "فتح حقانی بر فرقۂ رضاخانی"۔ اور اگر اُن کا شکست کھانے والا مناظر کوئی ایسا بندہ ہو کہ جس کا حلقۂ ارادت وسیع ہو ہزاروں لاکھوں عقیدت مند، مریدین، مال و دولت اور اثر و رسوخ والا ہو جسے جماعت سے نکالنا آسان نہ ہو۔ تو پھر اُس کی شکست پر پردہ ڈالنے کے لیے جعلی جھوٹی روداد مرتب کی جاتی ہے اور قلم کے زور پر شکست کو فتح میں بدلا جاتا ہے۔ رضاخانی مولوی مشتاق احمد نظامی صاحب تو اشارے کنائے میں اس کی تعلیم بھی دیتے تھے حوالہ ملاحظہ فرمائیں، لکھتے ہیں کہ:

"دیکھو اپنی جماعت میں ناک اونچی کر کے چلنا ہے اور امام المناظرین، سلطان المناظرین وغیرہ کا خطاب لینا ہے تو ہمت کر کے دو ایک مناظرے کر لینا اپنی روئیداد کی اشاعت تو اپنے ہاتھ رہے گی جس طرح چاہنا نمک مرچ لگا کر اس کی اشاعت کرنا سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ، اپنی ہار کو فتح مبین اور دوسروں کی جیت کو شکست فاش لکھتے ہوئے کون تمہاری کلائی تھام لے گا؟ خوب خوب ڈینگیں مارنا اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مناظرہ سے پہلے ہی روداد چَھپا لینا، دوسرے حلقوں میں مناظرے سے پہلے ہی تقسیم کرا دینا اور جس جگہ مناظرہ ہو وہاں بعدِ مناظرہ

اس کوتقسیم کرانا۔ (خون کے آنسو:ص،۱۵۲-۱۵۳)

چنانچہ اسی پر عمل کرتے ہوئے رضاخانی حضرات اپنی واضح اور صریح شکست فاش کو جعلی روداد میں فتح بنالیتے ہیں۔بلکہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضاخان فاضل بریلوی تمام عمر مناظروں سے جان چھڑاتے رہے کبھی بھی میدانِ مناظرہ میں نہیں آئے مگر رضاخانیوں نے "فتوحات رضویہ" نام کی ایک عدد کتاب لکھ کر اعلیٰ حضرت کو فاتح اعظم بنادیا اسی طرح چند مناظروں کے احوال ملاحظہ ہوں۔

مناظرہ بریلی:

۱۹۳۵ء میں بریلی کی سرزمین پر ایک تاریخی مناظرہ ہوا جس میں مولانا منظور نعمانی رحمہ اللہ کے سامنے رضاخانیوں کے مناظرِ اعظم مولوی سردار احمد گورداسپوری کو شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا،اس مناظرے میں مولوی سردار کو ایسی ذلت ورسوائی ہاتھ آئی کہ موصوف ملک ہند سے ہجرت کرکے پاکستان بھاگ گئے۔

مگر رضاخانیوں نے اپنی فتح باور کرانے کے لیے جعلی روئیداد مرتب کرلی حالانکہ مناظرے میں شکست بالکل واضح تھی تفصیل کے لئے "فتح بریلی کا دلکش نظارہ" ملاحظہ کی جاسکتی ہے اور رضاخانیوں نے جو جعلی روئیداد مرتب کی اس کی حقیقت جاننے کے لیے راقم کی کتاب "کشف الخداع" دیکھی جاسکتی ہے۔

مناظرہ سلانوالی:

۱۹۳۶ء میں مناظرہ سلانوالی ہوا۔اس مناظرے میں حضرت مولانا منظور نعمانی رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے مولوی حشمت علی خان رضوی کو بالکل واضح شکستِ فاش ہوئی۔ایسی شکستِ فاش کہ اُس مناظرے کے صدر مناظر مولانا کرم الدین دبیر رحمتہ اللہ علیہ جو بریلوی تھے،توبہ کرکے دیوبندی ہوگئے۔مگر رضاخانیوں نے یہاں بھی جعلی روداد مرتب کرکے اپنی شکست کو فتح میں بدلنے کی کوشش کی۔حالانکہ ان کے اپنے لوگوں نے گواہی دی کہ بریلوی صدر مناظر مولانا منظور نعمانی رحمہ اللہ کے پختہ دلائل سے متاثر ہوئے اور بالآخر دیوبندیت کو قبول کرلیا ۔(ملاحظہ فرمائیں: فوز المقال فی خلفائے پیر سیال، جلد چہارم صفحہ ۵۳۶)

مناظرہ جھنگ:

۱۹۷۹ء میں مناظرہ جھنگ ہوا جس میں حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمہ اللہ کے ہاتھوں رضاخانی مناظرِ اعظم علامہ اشرف سیالوی کی جو درگت بنی،وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔اپنے پرائے سب نے اشرف سیالوی صاحب کو شکست خوردہ قرار دیا،جیساکہ خود ان کے اپنے ہم فرقہ رضاخانی علامہ پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی نے بھی لکھا کہ:

"اِسی موضوع پر سیالوی صاحب ایک عدد مناظرہ کرکے شہرت و دولت کی تحصیل میں مصروف بھی ہیں، جبکہ مقابل مناظر نے اِن کے ایک ممدوح کی جس عبارت کو گستاخانہ قرار دیا تھا،سات گھنٹے جاری رہنے والے اُس مناظرے میں سیالوی صاحب قبلہ نہ اُس کی صفائی پیش کرسکے اور نہ اسے ثابت فرماسکے۔" (لطمۃ الغیب علیٰ ازالۃ الریب:ص ۹۴)

اس کے باوجود رضاخانیوں نے جعلی روداد بنام "روئیداد مناظرہ جھنگ" مرتب کی اور ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اشرف سیالوی کی شکست کو فتح میں بدلنے کی کوشش کی۔

مناظرہ کٹیہار:

۲۰۰۵ء میں ہونے والا مناظرہ کٹیہار آج بھی رضاخانیوں کے ماتھے پر وہ کالا داغ ہے جس کی سیاہی کو سفیدی میں بدلنا ممکن نہیں۔اس مناظرے میں شیرِ دیوبند مناظر اسلام حضرت مولانا سید طاہر حسین گیاوی رحمہ اللہ کے سامنے رضاخانی مناظر مفتی مطیع الرحمن کو جو ہزیمت اٹھانی پڑی وہ آج بھی نیٹ پر دیکھا جاسکتا ہے۔مگر یہاں بھی روئداد میں ہاتھ کی صفائی سے شکست کو فتح میں بدل لیا گیا۔اس مناظرے کی روئداد ہمارے شہر مالیگاؤں کے ہی ایک صاحب نے لکھی ہے،اور بڑے ہی شاطرانہ انداز میں جعل سازی وفریب کاری سے کام لیا ہے۔ان شاءاللہ زندگی نے وفاکی تو اس روئداد کی جعل سازیوں کا تفصیلی جائزہ لوں گا اور اس میں کی گئی جعل سازیوں اور مکاریوں کا پردہ چاک کروں گا۔سر دست قارئین سے اتنا عرض کروں گا کہ مناظرہ کٹیہار میں کس کو شکست ہوئی کس کو فتح؟ یہ فیصلہ کرنا بالکل آسان ہے،رضاخانی مولوی ارشد مسعود چشتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"مناظرہ جھنگ کی آڈیو ریکارڈنگ موجود ہے وہ سن لیں، خود بخود ہی اندازہ ہوجائے گا کہ مناظرے میں کس کا پلہ بھاری رہا۔" (کشف القناع: ج ا، صفحہ ۳۰۱)

لہذا مناظرہ کٹیہار کی وڈیو ریکارڈنگ بھی نیٹ پر موجود ہے وہ سن لیں، خود بخود اندازہ ہوجائے گا کہ مناظرے میں کس کا پلہ بھاری رہا۔ باقی اس رضاخانی مولوی نے مناظرہ جھنگ کی ریکارڈنگ سننے کی جو بات کہی تو **اولاً:** وہ ریکارڈنگ نیٹ پر دستیاب نہیں اس نے جھوٹ بولا ہے۔ **ثانیاً:** ہم ماقبل میں رضاخانی پیر سید نصیر الدین گولڑوی صاحب کی گواہی پیش کر چکے کہ مناظرہ جھنگ میں دیوبندی مناظر کا پلہ بھاری تھا۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

خلاصۂ کلام: یہ کہ رضاخانیوں کا شکست کھانے والا بندہ اگر کوئی طرم خان یا پھنے خان ہو تو اس کی شکست پر پردہ ڈالنے کے لیے جعلی رودادیں مرتب کریں گے اور لیپا پوتی کر کے شکست کو فتح بنا کر پیش کریں گے۔ اور اگر کوئی چھوٹا موٹا چنڈو خان ہو تو اپنی جان چھڑانے کے لیے اس کی مٹی پلید کر دیں گے، جیسا کہ مناظرہ امروہہ کی مثال اوپر گزر چکی۔

یہ ساری باتیں ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قارئین پر یہ حقیقت واضح ہوجائے کہ ہماری یہ کتاب جب رضاخانیوں تک پہنچے گی تو ہمیں پورا یقین ہے کہ وہ یہ دو کام ضرور کریں گے۔ یا تو اپنے مناظر امین القادری صاحب کے ساتھ وہی سلوک کریں گے جو ایک صدی پہلے مناظرہ امروہہ والے مولوی نثار صاحب کے ساتھ کر چکے ہیں یا جھوٹ موٹ دجل وفریب پر مبنی روداد مرتب کریں گے۔

ایک وضاحت:

یہ روداد مرتب کرنے کا ہمارا بالکل بھی ارادہ نہیں تھا مگر رضاخانی حضرات اپنی عادتِ بد کے مطابق فیسبک واٹسپ اور دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر آئے دن شور مچاتے کہ مالیگاؤں مناظرے میں 'مفتی حسنین دیوبندی' بھاگ گیا دیوبندیوں نے 'یا پولیس المدد' کا نعرہ لگایا وغیرہ وغیرہ اور پھر چند مہینے قبل رضاخانی تنظیم نوری مشن سے وابستہ ایک بڑبولا گالی باز قلمکار 'وسیم رضوی' نے بھی اپنی تحریروں میں حضرت مفتی حسنین صاحب دامت برکاتہم کو بار بار "مفرور مناظر" لکھا اور پھر ایک واٹسپ گروپ میں بھی اس بڑبولے نے حضرت مفتی صاحب قبلہ کی ذات پر

جارحانہ حملے کیے اور مولانا محمد اسحاق مقصد رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۹۲۸ء) کے وابستگان کے قائم کردہ مدرسہ معہد ملت کو "مہاد یو ملت" لکھا، معاذ اللہ۔۔۔تب ہم نے یہ طے کیا کہ اگر آج ہم نے اصل حقائق کو قلمبند کر کے محفوظ نہ کیا تو ہمارے بعد آنے والے مفرور کو فاتح اور فاتح کو مفرور سمجھ لیں گے اس لئے ہمیں مجبور ہونا پڑا تاکہ حقائق تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہوجائیں اور امت کے سامنے اصل صورتِ حال واضح رہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور میرے لیے ذریعہ نجات بنا دے۔ آمین۔

خاکسار، ابوسعد لئیق رحمانی

سببِ مناظرہ

۱۵/ دسمبر ۲۰۲۳ء بروز جمعہ/ عائشہ نگر قبرستان کے عقبی گیٹ کے افتتاح کے موقع پر مولانا امین القادری کا جلسہ ہوا، اس جلسے میں مولانا نے اپنے مخصوص جوشیلے انداز میں تقریر کرتے ہوئے عوام الناس سے دونوں ہاتھ اٹھوا کر "حسام الحرمین" کی تائید کروائی اور اکابر علمائے اہل السنّۃ ،حضرت مولانا قاسم نانوتوی ،حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، حضرت مولانا خلیل احمد انبیٹھوی، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی وغیرہ کو کافر اور *غنڈہ* کہا، معاذ اللہ۔

مولانا امین القادری کی طرف سے یہ فعل بد کیوں انجام دیا گیا؟ اس کے پیچھے کی خاص وجہ اور ان کا اصل مقصد تو ہم آخر میں بتائیں گے ابھی اتنا سمجھ لیں کہ اسی بیان کی وجہ سے نوبت مناظرے تک پہنچی ۔مولانا امین القادری کا بیان من وعن نقل کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا موصوف بڑے ہی جوش بھرے اور اپنے چیلنج و پکار والے مخصوص انداز میں فرماتے ہیں:

"ہم لوگ چندے کے بندے نہیں ہیں اور فکرِ رضا کو بیچنے والے بھی نہیں ہیں اگر ہم فکرِ رضا کی بات کرتے، صرف اپنی آخرت کے لیے ۔اور میں صرف آپ لوگوں کو گواہ بنانے کے لئے اس ممبر پر بیٹھے ہوئے ہر فرد سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ حسام الحرمین کو جانتے ہو؟ اگر جانتے ہو تو ٹھیک، نہیں جانتے ہو تو میں آپ لوگوں کو تعارف کراؤں حسام الحرمین ہے کیا! حسام الحرمین اُس کتاب کا نام ہے، کہ آج سے تقریباً ایک سَو اصدی پہلے پانچ غنڈوں نے رسول اللہ کو گالیاں دی تھیں؛ میں تعارف کرا رہا ہوں حسام الحرمین کا غور سے سننا؛ پانچ غنڈوں نے رسول اللہ کو گالی دی تھی، اس گالی پر علماء حرمین شریفین نے انہیں کافر کہا تھا؛ اُس کتاب کو حسام الحرمین کہتے ہیں زرا ہاتھ اٹھا کر؛ اگر تم متفق ہو میری بات سے تو ورنہ کوئی بات نہیں ہاتھ اٹھا کر بتاؤ جس کتاب میں رسول اللہ کو گالی دینے والے غنڈوں کو حرمین شریفین مکّے مدینے کے علماء نے کافر کہا اور اس (کتاب) کو امام اہلسنت نے شائع کیا اس

حسام الحرمین سے کتنے لوگ متفق ہیں زرا ہاتھ اٹھا کے مجھے بتائیں! زرا ہاتھ اٹھا کے بتائیں ۔اوپر اٹھائیں ۔زرا لوگ دیکھیں **'کیمرے والوں زرا تھوڑا سا مرے ممبر کا جائزہ لو'** اور میں تو کہتا ہوں ایک نہیں دونوں اٹھاؤ اٹھاؤ میں نے تو ممبر والوں سے کہا یہاں تو زمین والے بھی صرف ہاتھ نہیں اٹھا رہے، مکمل اٹھ کر کھڑے ہو گئے ۔ **"واٹسپی آقاؤں کو بتا دو! کمرے میں بیٹھ کر کے گالیاں دینے سے کچھ نہیں ہوتا اصل فکر رضا کے پہرے دار تو ہم ہیں"۔**

۱۵/ دسمبر ۲۰۲۳ء بروز جمعہ کو مولانا امین القادری نے یہ تقریر کی ۔اس کے اگلے دن یعنی ۱۶/ دسمبر ۲۰۲۳ء بروز سنیچر کو یہ بیان مقامی سوشل میڈیا میں وائرل ہوا تو شہر بھر میں ہنگامہ برپا ہو گیا، مالیگاؤں کے غیور دیوبندی مسلمان تڑپ اٹھے، شام ہوتے ہوتے مذمتی بیانات کا سلسلہ شروع ہوا اور ساتھ ہی امین القادری صاحب پر قانونی کارروائی کرنے کی باتیں بھی ہونے لگیں ۔چنانچہ سب سے پہلے **"تنظیم علماء وحفاظ"** کے خدام کی طرف سے ایک مذمتی بیان جاری ہوا۔اس کے بعد ہر چہار جانب سے مذمتی بیانات آنے لگے ۔"تنظیم علماء وحفاظ" کے خدام نے جو مذمتی بیان جاری کیا وہ یہاں نقل کیا جاتا ہے:

☆ **مذمت، مذمت، مذمت**

۱۵/ دسمبر ۲۰۲۳ء بروز جمعہ عائشہ نگر قبرستان کے پاس ایک جلسہ میں "سُنی دعوت اسلامی" (مالیگاؤں) کے مبلغ، جناب امین القادری نے تقریر کرتے ہوئے اکابر علماء دیوبند کو 'کافر' اور 'غنڈہ' کہا اور مجمع عام سے ہاتھ اٹھا کر اس کی تائید بھی کروائی ۔اس سے اہلیان مالیگاؤں، منتسبین علمائے حق، کو شدید غم وغصہ لاحق ہوا ہے، اب تک یہ جناب اپنی مسجد میں کہتے تھے اس لئے درگزر سے کام لیا جاتا رہا، اب چونکہ بات سڑک پر آئی ہے لہٰذا اس پر سخت قانونی قدم اٹھانے کی تیاری کی جا رہی ہے ۔افسوس یہ ہے کہ تائید کے دوران مالیگاؤں کے سابق ایم ایل اے آصف شیخ رشید صاحب اور کارپوریٹر شاہد ریشم والا صاحب بھی اسٹیج پر موجود تھے اور انہوں نے بھی ہاتھ اٹھا کر امین القادری کے اس بیان کی تائید کی ۔ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کیا یہ حضرات واقعی علماء دیوبند کو کافر مانتے ہیں، ہمیں معلوم ہے کہ مرحوم شیخ رشید صاحب کے جنازے میں دیوبندی علماء ہی تجہیز و تکفین اور تدفین میں رہے، ہم سخت سے سخت الفاظ میں امین القادری اور اس کے اس فعل بد کی مذمت کرتے ہیں، ساتھ ہی شیخ آصف و شاہد ریشم والا سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس معاملے میں اپنا کردار واضح کریں۔

بہر حال امین قادری اور اس کے ہمنوا لوگوں پر جو کہ شہر کا امن پامال کر رہے ہیں قانونی کارروائی کی تیاری

جاری ہے۔(یکے از خدام تنظیم علماء وحفاظ، مالیگاؤں)

اس مذمتی بیان کے بعد اسی طرح اور بھی کئی مذمتی بیانات سوشل میڈیا پر گردش کرنے لگے، جس سے شہر کا علمی ماحول مزید کشیدہ ہوگیا اور دیوبندی بریلوی اہلِ قلم کے مابین مناقشات ومباحث کا سلسلہ تیز ہوگیا۔ یہ سب کچھ مولانا امین القادری کے اسی بیان کی وجہ سے ہوا۔

چیلنج مناظرہ:

۷؍دسمبر ۲۰۲۳ء بروز اتوار کو مناظر اہل سنت ’ترجمانِ دیوبند حضرت علامہ **مفتی محمد حسنین محفوظ نعمانی** ‘صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے مولانا امین القادری صاحب کو باقاعدہ مناظرے کا چیلنج کر دیا، جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ،

مسجد ہاجرہ، محفوظ کالونی (مالیگاؤں) میں ہر ہفتے بروز اتوار بعد نمازِ عشاء درس قرآن کی مجلس ہوتی ہے جس میں مناظر اہلسنت حضرت علامہ مفتی محمد حسنین محفوظ نعمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ قرآن پاک کا درس دیتے ہیں، مجلس کے اختتام پر سوال و جواب کا سلسلہ بھی ہوتا ہے، جس میں حاضرین اپنے دینی، فقہی اور روزمرہ زندگی سے متعلق مسائل براہِ راست مفتی صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور تسلی بخش رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔حسبِ معمول ۷؍دسمبر ۲۰۲۳ء بروز اتوار کو بھی یہ بابرکت مجلس منعقد ہوئی۔مجلس کے اختتام پر سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا۔اِس دوران، چونکہ اُن دنوں امین القادری صاحب کے بیان کی وجہ سے شہر بھر میں ہنگامہ جاری تھا اور علمی حلقوں میں بریلوی مذہب کی فتنہ انگیز کتاب ”حسام الحرمین“ موضوعِ بحث بنی ہوئی تھی، اس لیے شرکائے مجلس نے مفتی صاحب دامت برکاتہم سے سوالات بھی اسی موضوع سے متعلق پوچھے، مثلاً ایک سوال یہ آیا کہ:

☆ ”حسام الحرمین“ میں لکھا ہے کہ علماء حرمین نے دیوبندی علماء کے لیے کفر کا فتویٰ دیا ہے اس کی حقیقت واضح کیجیے!“

ایک سوال یہ آیا کہ

☆ ”امین القادری نے جمعہ کے جلسے میں اکابر اہل سنت (علماء دیوبند) کے متعلق جو جملے کہے ہیں، اُس پر آپ کا کہنا کیا ہے؟“

اِن سوالات کے جواب میں حضرت مفتی صاحب قبلہ نے ۱۸؍منٹ نہایت مدلل گفتگو فرمائی۔اس دوران ”حسام الحرمین“ کی حقیقت نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کی، تکفیر کے سلسلے میں مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کے دجل وفریب پر بھی روشنی ڈالی اور بریلویوں کو بھی خوب لتاڑا۔ان اٹھارہ منٹ میں حضرت نے متعدد مواقع پر مولانا امین القادری صاحب کو صاف اور دوٹوک انداز میں مناظرے کا چیلنج دیا۔یہاں حضرت کی پوری تقریر نقل کرنا طوالت کا باعث ہوگا، اس لیے مَیں صرف وہ جملے اپنے الفاظ میں پیش کر رہا ہوں جو براہِ راست چیلنجِ مناظرہ سے متعلق ہیں۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب نے فرمایا:

اگر امین القادری صاحب چاہتے ہیں کہ حسام الحرمین میں کی گئی تکفیر کے مسئلے پر بیٹھ کر بات کریں، تو دروازہ کھلا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔!میرا کھُلا چیلنج ہے......! حسام الحرمین میں درج عبارات، ہمارے اکابرین علماء دیوبند کی اصل کتب میں من وعن دکھا دو، میں یہیں مسجد میں، منبرِ رسول پر بیٹھ کر، کتاب اللہ اپنے سامنے رکھ کر اعلان کرتا ہوں کہ کل سے بریلوی ہو جاؤں گا! ہم اب اس تلاش میں ہیں کہ کسی طرح ان کے علماء اب ہم سے بات کرلیں۔حسام الحرمین پر سیدھی بات یہ ہے کہ اگر امین القادری صاحب کا ارادہ ہے، تو بسم اللہ! بیٹھ جائیں۔مگر ایک شرط ہے: میں پندرہ سال سے بخاری شریف پڑھا رہا ہوں، اور پندرہ سال سے قاضیٔ شریعت کے منصب پر فائز ہوں، جبکہ امین القادری صاحب کا عالم ہونا خود بریلوی حضرات کے ہاں مسلم نہیں، بلکہ متنازع ہے۔اور علمِ مناظرہ کی کتب میں صاف لکھا ہے کہ فریقین کا علم میں ہم پلہ ہونا ضروری ہے۔

لہٰذا......امین القادری صاحب! آپ میرے سامنے بیٹھ کر سب سے پہلے حسام الحرمین کی عربی عبارات از اول تا آخر پڑھ کر سنائیں گے، اس کے بعد مناظرہ ہوگا ان شاءاللہ۔“

مفتی صاحب کا یہ بیان یوٹیوب پر اپلوڈ ہوا، اور چند ہی گھنٹوں میں وائرل ہوگیا۔ ۱۸؍دسمبر ۲۰۲۳ء بروز

پیر شام ہوتے ہوتے ملک بھر میں یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی کہ مفتی حسنین صاحب نے امین القادری صاحب کو مناظرے کا چیلنج دیا ہے۔

مولانا امین القادری صاحب کی طرف سے چیلنجِ مناظرہ کا جواب اور مناظرے سے گریز:

۱۹/ دسمبر ۲۰۲۳ء بروز منگل کو مولانا امین القادری صاحب نے مفتی صاحب قبلہ کے چیلنج کا جواب آڈیو کی صورت میں کپکپاتی آواز میں یوٹیوب پر دیا۔ اس آڈیو کا دورانیہ ۷/ منٹ ۶/ سیکنڈ ہے، یہ ویڈیو/ آڈیو اب یوٹیوب پر دستیاب نہیں، پرائیویٹ کر دی گئی ہے۔ مگر ہمارے پاس محفوظ ہے۔ امین القادری صاحب کا یہ جواب درحقیقت جواب نہیں؛ بلکہ مناظرے ہی سے جواب تھا۔ اگرچہ امین القادری صاحب نے یوٹیوب تھمبنیل پر بڑے طمطراق سے لکھوایا: "مولوی حسنین محفوظ نعمانی دیوبندی کا چیلنجِ مناظرہ قبول" اور ساتھ ہی اپنا نام بھی لکھوایا اور اپنی تصویر بھی لگوائی۔ مگر ویڈیو میں کہتے ہیں:

"مولوی حسنین محفوظ نعمانی کا چیلنجِ مناظرہ علماءِ اہلِ سنت کو منظور ہے۔"

غور فرمائیے، چیلنج امین القادری کو دیا گیا اور منظور علماءِ اہلسنت کو ہے۔ یہ مناظرے سے گریز نہیں تو کیا ہے؟۔ پھر شروع سے آخر تک امین القادری صاحب گریز و فرار کی کوشش کرتے رہے مگر مناظر اہلِ سنت حضرت مفتی صاحب قبلہ نے اس گریز و فرار پر زبردست گرفت فرمائی، بالآخر امین القادری صاحب کو "یا پولیس المدد" کا نعرہ لگانا پڑا جس کے سبب یہ مناظرہ ہونے سے رہا۔ جیسا کہ آگے ہم تفصیلات ذکر کریں گے۔

پہلے امین القادری صاحب کی آڈیو من و عن نقل کی جاتی ہے، اس کے بعد مناظر اہلِ سنت حضرت مفتی صاحب قبلہ کا جواب نقل کریں گے۔ ملاحظہ فرمائیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، وعلیٰ آصحابک یا حبیب اللہ ﷺ۔

دشمن احمد پہ شدت کیجیے
ملحدوں سے کیا مروت کیجیے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجیے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب
اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے

برادرانِ اسلام! ۱۵/ دسمبر ۲۰۲۳ء کو شہر مالیگاؤں میں عائشہ نگر قبرستان کے گیٹ کی افتتاحی تقریب میں فقیر قادری کا بیان ہوا، جس میں ہم نے اپنے بزرگوں کے موقف کا اعلان اس انداز میں کیا کہ جن لوگوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کی، ان پر علمائے حرمین شریفین نے کفر کا فتویٰ دیا، جس کو امام اہلِ سنت سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب حسام الحرمین میں شائع فرمایا۔

جب یہ اعلان ہوا تو ظاہر ہے غیرت مند سنّی مسلمانوں نے، جو منبر پر تھے اور عوام میں موجود تھے، سب نے اس کی تائید اور تصدیق کی۔ اس کے بعد میں سفر پر روانہ ہو گیا۔ کل مجھے اطلاع ملی رات میں کہ میری اُس تقریر اور اُس اعلان سے کچھ "مینڈکیوں" کو زکام ہو گیا، اور ایک صاحب جن کا نام مولوی حسنین محفوظ نعمانی دیوبندی بتایا جاتا ہے، انہوں نے مناظرہ کا چیلنج دے دیا۔

مولوی حسنین محفوظ نعمانی کا چیلنجِ مناظرہ علماءِ اہلِ سنت کو منظور ہے۔ اگر وہ چیلنج تحریری طور پر بھیج دیں تو الحمد للہ ہم اہلِ سنت و جماعت، اعلیٰ حضرت کے متبع پیروکار کسی مسلمان کو کافر کہنا حرام سمجھتے ہیں، لیکن اگر کوئی کلمہ گو کفریہ عقیدہ رکھتا ہے تو اسے ضرور کافر و مرتد مانتے ہیں، جیسے غلام احمد قادیانی اپنے عقائدِ کفریہ کی وجہ سے کافر و مرتد ہے، اور اس پر علمائے دیوبند بھی متفق ہیں۔ اسی طرح دیوبندیوں کے باطل عقائد بھی کفریہ ہیں، لہٰذا ایسی صورت میں حکمِ کفر بیان کرنا کسی مسلمان کو کافر کہنا نہیں ہوتا۔

مثلاً، دیوبندی جماعت کے "حکیم الامت" مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں اللہ کے رسول ﷺ کی توہین کرتے ہوئے حضور ﷺ کے علمِ مبارک کو جانوروں، پاگلوں اور بچوں کے علم سے تشبیہ دی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

”آپ ﷺ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اُس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔“

الحمدللہ! عرب شریف سے حسام الحرمین کے تمام مصدّق علما اہلِ سنت تھے، لیکن نظریاتی اعتبار سے جو علما موجودہ سعودی حکومت کے زیرِ اثر تھے، وہ سب کے سب نجدی وہابی ہیں۔ ان کے نظریات وہی ہیں جو محمد بن عبدالوہاب کے تھے۔ انہی لوگوں نے علما اہلِ سنت اور عوام اہلِ سنت کو قتل کیا، صحابہ و اہلِ بیت کے مزارات کو مسمار کیا، ان کے مقابر پر بلڈوزر چلائے اور گنبدِ خضریٰ کو شہید کرنے کی ناپاک کوشش کی۔

ایسے ظالم، سفاک قاتل اور صحابہ و اہلِ بیت کے گستاخ آپ کے نزدیک علمائے حق ہو سکتے ہیں، ہمارے یعنی اہلِ سنت بریلویوں کے نزدیک ہرگز نہیں۔

مولوی حسنین محفوظ نعمانی دیوبندی نے اس بات کا اعتراف کر لیا ہے کہ ان کا عقیدہ وہابی نجدیوں کی طرح ہے، اور وہابیوں نے جو ظلم و ستم اہلِ حرمین پر ڈھائے، وہ اس سے متفق ہیں۔

مولوی حسنین محفوظ نعمانی دیوبندی! آپ نے علما اہلِ سنت کو مناظرہ کا چیلنج دیا ہے، الحمدللہ اہلِ سنت وجماعت کے جلیل القدر، معتبر اور مستند علما ربانیین مناظرہ کے لیے تیار ہیں۔ اب آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ جب علما اہلِ سنت کو مناظرہ کا چیلنج دے چکے ہیں تو اب آپ بھاگیں گے نہیں۔ بلکہ جرأت دکھائیں گے اور جلد از جلد، بلکہ ۷۲ گھنٹوں کے اندر، مناظرہ کا تحریری چیلنج ہمیں روانہ کریں۔

آپ یہ تحریر جامع مسجد یارسول اللہ پر نماز کے اوقات میں روانہ کریں، وہاں کے امام صاحب حضرت مولانا حافظ غفران صاحب کے سپرد کر دیں۔ اور ان شاءاللہ تعالیٰ جیسے ہی آپ کی تحریر آتی ہے، ہم اس کا جواب فوری طور پر تحریری صورت میں دیں گے اور بہت جلد تاریخ اور جگہ وغیرہ طے کر کے پرامن انداز میں، امن و امان کے ساتھ بیٹھ کر گفتگو ہوگی۔

ان شاءاللہ مناظرہ ہوگا تاکہ حق اور باطل شہر مالیگاؤں کی عوام کے سامنے عیاں ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ حق کو

واضح فرمائے اور ہم سب کے ایمان و عقائد کی حفاظت فرمائے۔

سید محمد امین قادری، مالیگاؤں

۵ رجمادی الآخر ۱۴۴۵ھ/ ۱۹ ردسمبر ۲۰۲۳ء، بروز منگل

مفتی صاحب قبلہ کا جواب:

امین القادری صاحب نے مناظر اہل سنت حضرت مفتی صاحب قبلہ سے مناظرہ کا چیلنج تحریری طور پر طلب کیا اور اس کے لیے ۷۲ گھنٹوں کی مہلت مقرر فرمائی، مگر مفتی صاحب قبلہ نے ۷۲ گھنٹے دُور ۷۲ منٹ سے پہلے ہی اس کا جواب امین القادری کے مطالبے کے مطابق یعنی تحریری طور پر چیلنج مناظرہ یوٹیوب کمنٹ باکس میں دے دیا اور کچھ دیر کے بعد اسی تحریری چیلنج کو آڈیو میں پڑھ کر آڈیو بھی جاری کر دی۔ مفتی صاحب کی یہ جوابی آڈیو یہاں نقل کی جاتی ہے ملاحظہ فرمائیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امین القادری صاحب!

السلام علی من اتبع الھدی

خدا خدا کر کے مغرب سے پہلے آپ کی ویڈیو یوٹیوب سے موصول ہوئی، بہتر گھنٹے دور رہے جناب، ابھی بہتر منٹ بھی نہیں ہوئے ہیں نماز مغرب کے بعد جواب بھیج رہا ہوں! اور میں نے اسی لیے آپ کے وڈیو پر، یوٹیوب پر ہی کمنٹ کر دیا تھا یہ سارا مضمون، تاکہ ثبوت رہے کہ ۷۲ منٹ سے بھی پہلے آپ کو آپ کا جواب مل گیا تھا۔

دو باتیں ذہن نشین رکھیں:

گندگی آپ امین القادری نے پھیلائی ہے چیلنج آپ کو دیا گیا آپ ہی مناظرہ کریں گے، (آپ کے) مستند علماء نے نہ جمعہ کو تقریر کی اور نہ وہ فی الحال ہمارے مخاطب ہیں لہٰذا ان سے گفتگو کی باری بعد میں آئے گی، ورنہ مستند علماء سے پوچھ کر بتائیں کہ جو قانونی کارروائی کی تیاری ہے، کیا آپ امین القادری کے بجائے ان مستند علماء پر کی جائے؟

یہ تو ہمارا شیوہ نہیں ہے کہ کتا ہم کو کاٹے اور ہم پتھر کسی اور کو ماریں، اسی کتے کو ماریں گے جس نے ہمیں کاٹا ہے۔گندگی آپ نے پھیلائی ہے تو اسے صاف بھی آپ ہی کریں گے۔

مستند علماء کی بات آپ کر رہے ہیں تو ان سے پوچھ لیں کیا وہ اقرار کریں گے کہ شہر کے لا اینڈ آرڈر کی خرابی اور دیوبندی عوام وخواص کی دل آزاری کا سبب وہ بنے ہیں، اور اس کا انجام ان کے سر ہے؟

کیا آپ ایسی تحریر (اپنے مستند علماء سے) دلوا سکتے ہیں؟

دوسری بات مجھے آپ سے یہ کہنی ہے کہ جمعہ کو حوالہ حسام الحرمین کا دیا گیا جو عرب علماء کے سامنے پیش کی گئی تھی، ظاہر ہے وہ عربی میں تھی ہمارا اصرار عربی والی حسام پر اسی لئے ہے کہ ہماری کتاب میں کچھ تھا اور عربی والی میں اپنی بقراطی بگھار کر کچھ کا کچھ بنا کر پیش کر دیا ہے، اب اس عربی حسام الحرمین کی عبارت کو آپ ثابت کریں گے ہماری کتابوں میں وہ عبارات کہاں اور کیسے ہے؟

یہ اس لیے میں نے شرط نہیں لگائی تھی کہ آپ جاہل ہیں، عربی سے نابلد ہیں آپ کی اوقات نہیں ہے آپ ہٹ دھرم ہیں اور آپ کو کچھ آتا جاتا نہیں جیسا کہ آپ کے علماء آپ کے بارے میں لکھ رہے ہیں، میں نے یہ شرط آپ کو جاہل واہل ہونے کی وجہ سے نہیں لگائی بلکہ حسام الحرمین کے زیر بحث ہونے کی وجہ سے لگائی اور اسی (عربی والی حسام الحرمین) کے زیر بحث ہونے کی وجہ سے لگائی۔

لہذا زیر بحث حسام الحرمین ہوگی اور عربی والی ہوگی، یہ اس شرط کی حقیقت واہمیت ہے!

باقی جو کچھ بھی آپ نے اپنی ویڈیو میں کہا ہے سب دفع الوقتی ہے۔

جو ان شاء اللہ مجلسِ مناظرہ میں آپ سے مناسب انداز میں حسام الحرمین پر بات کے بعد حل کر لی جائیں گی۔

آپ فوراً بتائیں کب اور کہاں مناظرہ کریں گے تاکہ باہمی رضامندی سے مقام اور وقت طے ہو سکے۔

کیونکہ مناظرین تو طے ہیں ایک آپ ہیں جو جمعہ کو حسام الحرمین کا بیان کر رہے تھے اور ایک بندہ محمد حسنین محفوظ نعمانی مَیں ہوں! جو آپ کی تحریر کا ابھی منتظر ہوں اور آپ کے جواب کا منتظر ہوں، اس لیے یہ بتائیں کہ یہ تحریر

کہاں کہاں بھیجوں؟ اور آپ کب میرے ساتھ مناظرہ کر رہے ہیں وقت ہم دونوں آپس میں باہمی رضامندی سے طے کر سکیں۔

فقط محمد حسنین محفوظ نعمانی

قاضی شریعت دارالقضاء مالیگاؤں

☆ مولانا امین القادری کی دوسری آڈیو:

مفتی صاحب قبلہ کی یہ تحریر اور آڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی تو مخالف خیمے میں اتھل پتھل مچی، شور و ہنگامہ برپا ہوا کہ مولانا امین القادری نے مناظرے سے جان چھڑانے کی کوشش کی مگر مفتی حسنین صاحب نے بروقت دبوچ لیا۔

چنانچہ مفتی صاحب کی اس تحریر کے جواب میں مولانا امین القادری صاحب نے آناً فاناً ایک اور آڈیو جاری کی۔اس آڈیو کا دورانیہ ۵ رمنٹ ۶ رسکینڈ ہے، تھمنیل پر لکھا ہے:

”مولوی حسنین محفوظ نعمانی دیوبندی مناظرے سے بھاگنے کی کوشش نہ کرے چیلنج مناظرہ تحریری طور پر جلد از جلد روانہ کرے۔حسام الحرمین زندہ باد۔اہلسنت پائندہ باد“

اس آڈیو میں مولانا امین القادری صاحب کے سُر بدلے بدلے تھے چنانچہ شروع میں ہی موصوف کہتے ہیں کہ:

”مولوی حسنین محفوظ نعمانی دیوبندی نے جو مناظرہ کا چیلنج کیا تھا، ہم نے اسے قبول کرلیا۔“

آگے مزید کہتے ہیں:

”میں تو انکار نہیں کر رہا ہوں، ہم نے تو مناظرہ کا چیلنج قبول کیا ہے۔“

حالانکہ موصوف نے پہلے چیلنج قبول نہیں کیا تھا، بلکہ فرار کی کوشش کی تھی، یہ تو مفتی صاحب کی بروقت جوابی کاروائی کا اثر تھا کہ موصوف اب کہہ رہے ہیں قبول، قبول، قبول۔

امین القادری صاحب کی اس آڈیو کو یہاں نقل کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ، وَعَلٰی اٰلِكَ وَأَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

ابھی آج ۱۹ر دسمبر ۲۰۲۳ء کو شام کے وقت **مولوی حسنین محفوظ نعمانی دیوبندی نے جو مناظرہ کا چیلنج کیا تھا، ہم نے اسے قبول کرلیا۔** اور اس کی ویڈیو وائرل ہوئی۔ تو ویڈیو وائرل ہونے کے بعد مولوی صاحب کی طرف سے ایک تحریر وائرل ہو رہی ہے اور بیچارے بڑے ڈرے اور سہمے ہوئے لگ رہے ہیں، ڈرے ڈرے سے ہیں۔

جب آپ نے بڑی جرأت اور ہمت سے مناظرہ کا چیلنج کیا تھا تو آپ کو پہلے اصولِ مناظرہ معلوم ہونا چاہیے تھا۔ جب یہ بات کہہ دی گئی ہے کہ آپ تحریری طور پر مناظرہ کا چیلنج کریں اور جامع مسجد یارسول اللہ ﷺ کے امام صاحب کے پاس اپنے دستخط کے ساتھ اپنی تحریر بھیجیں، ہم اس کو تحریری طور پر قبول کریں گے۔ اس لیے کہ اس طرح سے پتہ چل جائے گا کہ کس کا علمی معیار کیا ہے، کون کتنا سند یافتہ ہے اور کون غیر سند یافتہ ہے، کون عربی جانتا ہے اور کون نہیں جانتا۔

لیکن یہ جو آپ کلپ کلپ کھیلنا چاہتے ہیں تو قوم کو اتنا بیوقوف نہ بنائیں۔ کل جب ہم بیٹھیں اور آپ کہہ دیں کہ وہ تحریر میری نہیں تھی، کسی اور نے ڈال دی تھی، تو ہم کس کو پکڑیں گے؟

اس لیے میری گزارش ہے، مولوی حسنین دیوبندی صاحب! آپ اپنے دستخط کے ساتھ تحریری طور پر مناظرہ کا چیلنج کریں اور اس کو قبول کیا جائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اور ایک بات یاد رکھیں، آپ کے شرائط بھی طے ہوں گے، جگہ بھی طے ہوگی اور تاریخ بھی طے ہوگی، سب طے ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اور آپ اتنا ڈریے مت، مولوی حسنین صاحب! اس لیے کہ آپ بار بار کہہ رہے ہیں کہ میں مولانا امین القادری سے مخاطب ہوں۔ تو آپ شاید اپنی پہلی کلپ اور اپنی پہلی تقریر اور اپنا پہلا چیلنج بھول گئے ہیں۔ آپ کی قوتِ حافظہ اتنی کمزور ہے، مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ نے یہ بات کہی ہے کہ جب چاہیں ان کے مولوی ہم سے بات کریں،

ان کے علما ہم سے بات کریں۔

تو پہلی بات یہ کہ **میں تو انکار نہیں کر رہا ہوں، ہم نے تو مناظرہ کا چیلنج قبول کیا ہے۔** لیکن ساتھ ہی آپ نے ہماری جماعت کے تمام علما کو مخاطب کیا ہے۔ آپ اسے بھول رہے ہیں یا جھوٹ بول رہے ہیں۔

تو ابھی تو شروعات ہے، مفتی صاحب! آپ بہت جلدی دامن چھڑا رہے ہیں اور قانونی کارروائیوں کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ کتنی تکلیف ہو رہی ہے آپ کو، آپ کے مولویوں کی شرارتوں سے پردہ اٹھایا گیا تو آپ کو اتنی تکلیف ہو رہی ہے۔ ذرا سوچیے، جب رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کی گئی ہوں گی اور کی جا رہی ہیں، تو آقا کریم ﷺ کے دل پر کیا گزرتی ہوگی۔ حیرت ہے، افسوس ہے!

ہم تو اپنی عوام سے کہتے ہیں کہ ذرا غور کریں، جو لوگ اپنے مولویوں کے لیے اتنے غیور ہیں، آخر جس رسول کا کلمہ پڑھتے ہیں، ان کے لیے غیرت کہاں جاتی ہے؟

اور پھر آپ بار بار یہ کہتے ہیں کہ جو مناظرہ ہوگا اس میں عربی بھی رکھی جائے گی۔ بالکل رکھی جائے گی، ان شاء اللہ۔ آپ گھبراتے کیوں ہیں؟ لیکن آپ نے میرے ساتھ ہمارے تمام علما کو چیلنج کیا ہے، آپ ایک بار اپنی کلپ سنیں اور اپنی بات سے مکر نہ جائیں۔

آپ جلد از جلد تحریری طور پر مناظرہ کا چیلنج، دستخط کے ساتھ، جامع مسجد یارسول اللہ ﷺ کے امام صاحب کے پاس جمع کرائیں۔ ہم اس کو قبول کریں گے ان شاء اللہ۔ اور فوری طور پر پھر جتنی جلدی آپ چاہیں گے، ان شاء اللہ ہم بھی تیار ہیں شرائطِ مناظرہ کے لیے اور ساری باتوں کے لیے، ان شاء اللہ۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

☆ **مفتی صاحب قبلہ کی جوابی تحریر:**

امین القادری صاحب نے اس آڈیو میں بھی مفتی صاحب قبلہ سے تحریری طور پر چیلنج مناظرہ بھیجنے کا مطالبہ کیا، چنانچہ مفتی صاحب قبلہ نے اس مطالبے کو پورا کرتے ہوئے چیلنج مناظرہ کی دو تحریریں، مع دستخط راقم الحروف کے ہاتھوں روانہ فرمائی۔ ایک تحریر وہ تھی جو اوپر ہم نقل کر چکے دوسری تحریر ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امین القادری صاحب!

السلام علی من تبع الہدی

صبح صادق سے پہلے آپ کی دوسری ویڈیو یوٹیوب سے موصول ہوئی، جس میں آپ نے دوبارہ چیلنج مناظرہ کی تحریر کا مطالبہ کیا ہے، لہذا میں آپ کا یہ شوق بھی پورا کر رہا ہوں، دونوں تحریریں چیلنج کی بھیج رہا ہوں، جو کل میں نے جاری کی تھی، اور آپ کے ویڈیو کے کمنٹ باکس میں بھی بھیج دی تھی، دوسری تحریر وہ ہے جو آپ کے دوسرے ویڈیو میں کئے گئے مطالبے پر بھیج رہا ہوں تا کہ کل کو آپ یہ نہ کہہ سکیں کے باضابطہ مناظرے کے چیلنج کی تحریر جاری نہیں کی گئی، ان شاء اللہ نہ میں پیچھے ہٹنے والا ہوں نہ اپنی باتوں سے مکرنے والا ہوں۔

ایک جملے میں آپ کے مطالبے کا جواب دے رہا ہوں کہ آپ کو میرا چیلنج ہے کیوں کہ آپ نے ۱۰ دسمبر ۲۰۲۳ء کو حسام الحرمین کا نام لیکر فتنہ برپا کیا ہے لہذا عربی حسام الحرمین لیکر بیٹھیں پہلے اس کی قرأت کریں پھر مناظرے کی کاروائی آگے بڑھے گی۔ اور حسام الحرمین میں علماء دیوبند پر تھوپی گئی عبارات کے ثبوت کا مرحلہ درپیش ہوگا۔ یہ تحریر میں صرف آپ کی تسلی کے لئے پیش کر رہا ہوں ورنہ مناظرے کے چیلنج کے عنوان سے میں ویڈیو جاری کر چکا ہوں اور وہی میرا اصل مطالبہ ہے۔

چیلنج کے لئے میں نے جو ویڈیو جاری کی ہے، اور جو تحریر میں نے کل چیلنج کے لئے جاری کی تھی اور آج یہ تحریر جاری کر رہا ہوں، ان سب کے چیلنج میں شروع سے اخیر تک آپ مخاطب ہیں۔ چونکہ ۱۰ دسمبر ۲۰۲۳ء کو تقریر آپ نے کی ہے لہذا آپ مخاطب مناظر ہوں گے، مجھ سے ہاجرہ مسجد میں آپ ہی کے متعلق سوال کیا گیا تھا جواب بھی میں نے آپ ہی کے متعلق دیا ہے لہذا روز روشن کی طرح یہ بات واضح ہے کہ آپ ہی مخاطب ہیں، اس سے آپ راہ فرار اختیار نہیں کر سکتے۔

اس پر مستزاد ویڈیو کے تھمبنیل میں بھی آپ ہی کو مخاطب کیا گیا ہے آپ کو چیلنج دیتے ہوئے ہی میں نے کہا کہ "یہ سب میرا نسب مت پوچھو والی لین ہے۔" پھر میں نے کہا چیلنج والی ویڈیو میں ۱۳ رمنٹ ۱۲ رسیکنڈ پر کہ

"آپ کے لوگوں کو نام بگاڑنے کی عادت ہے لہذا اسی پر کہتا ہوں کہ اگر پادری صاحب کا ارادہ ہو تو اصل حسام الحرمین لے کر بیٹھ جائیں۔" آپ کے بقول مستند علماء یہاں کہاں مراد ہے نسب آپ نے بدلا ہے نہ کہ آپ کے علماء نے اس لئے چیلنج اس کو ہے جس نے نسب بدلا ہے۔

چیلنج والی ویڈیو میں ۱۳ رمنٹ ۳۳ رسیکنڈ پر پھر میں نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اصل حسام الحرمین لے کر بیٹھ جائیں، میں بھی بیٹھ جاؤں گا کسی دوسرے کی مدد نہ لیں، انہوں نے علماء دیوبند کو چھیڑا ہے میں دیوبندی وہ بریلوی ہیں، قادری صاحب اصل کتاب کی شروع سے آخر تک عبارت پڑھ کر سنا دیں مناظرہ اسی شرط پر ہوگا۔

تو آپ نے دیکھ لیا کہ چیلنج بھی آپ کے نام موجود ہے اور اول تا آخر پہلے عربی حسام الحرمین کی قرأت ہوگی یہ شرط ہے۔

لہذا میرا چیلنج جو کہ آپ نے دوسری ویڈیو میں قبول کرنے کا دعویٰ کیا ہے، تو چوں کے اسی ویڈیو میں یہ سب موجود ہے ماشاء اللہ تو یہ شرط بھی طے ہو گئی۔

☆ **کھلا چیلنج:**

لہذا اصل حسام الحرمین کی پہلے آپ قرأت کریں گے قرأت آپ کی ہوگی سماعت ہماری ہوگی مناظرہ میں مَیں اور آپ مناظر ہیں بس مقام اور جگہ طے کرنے کا لائحہ عمل کیا ہوگا بتائیں، جب قرأت ہو جائے گی تو آپ مناظرے کے لائق قرار پائیں گے پھر اسی مجلس میں باہمی رضامندی سے شرائط مناظرہ طے کر کے وہیں پر حسام الحرمین میں اکابر پر تھوپی گئی عبارات کو ثابت کرنے کا مرحلہ مناظرے میں شروع ہوگا۔

محمد حسنین محفوظ نعمانی،

قاضئ شریعت دارالقضاء مالیگاؤں،

۶ رجمادی الاخری ۱۴۴۵ھ، 20/12/2023۔۔۔

یہ تحریر حافظ غفران اشرفی صاحب کو دی گئی۔

☆ **مناظرے سے جان چھڑانے کی نئی چال:**

چیلنج مناظرہ کی تحریر بندہ راقم الحروف نے اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ ۲۰؍دسمبر ۲۰۲۳ء بوقت صبح ۱۱؍بجکر ۳۲؍منٹ پر حافظ غفران اشرفی صاحب (خطیب و امام جامع مسجد یارسول اللہ) کو سونپ دی۔ اور کچھ ہی دیر بعد یہ خبر بھی سوشل میڈیا پر نشر کر دی کہ:

"مولانا امین القادری صاحب نے اپنی حالیہ (آج مؤرخہ ۲۰؍دسمبر بوقت صبح صادق کی) ویڈیو میں مفتی حسنین صاحب قبلہ سے چیلنج مناظرہ کی تحریر مع دستخط کا مطالبہ کیا تھا، حضرت مفتی صاحب قبلہ نے مولانا موصوف کا یہ مطالبہ پورا کر دیا ہے، ابھی ابھی ہم لوگ یعنی راقم السطور (لئیق رحمانی) اور مولانا سلمان نقشبندی سلمہ اور حافظ سالک تجویدی صاحب ہم تینوں نے مفتی صاحب قبلہ کا تحریری چیلنج مع دستخط حافظ غفران اشرفی (خطیب و امام مسجد یارسول اللہ ﷺ) تک پہنچا دیا ہے اور انہوں نے ہم سے یہ تحریر وصول کر لی ہے، جس کی وڈیو ریکارڈنگ ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اب ہم مولانا امین القادری صاحب کے جواب کے منتظر ہیں، اُن کا جو بھی جواب آئے گا اس کے مطابق ہم آگے کی کاروائی کریں گے۔

از۔ ابو سعد لئیق رحمانی"

اتنا کرنے کے بعد ہم لوگ امین القادری صاحب کے جواب کے منتظر تھے۔ مگر امین القادری صاحب نے اچانک ایک عجیب داؤ چل دیا۔ چنانچہ اُسی دن یعنی ۲۰؍دسمبر ۲۰۲۳ء کو ہی بعد نمازِ عصر حضرت مفتی صاحب قبلہ کے مکان پر کچھ لوگ ایک تحریر لیکر آئے جس میں چیلنج مناظرہ قبول کرنے کی بات تھی۔ مگر اس تحریر کا حسب نسب، روپ رنگ، چال ڈھال سب کچھ بدلا ہوا اور عجیب و غریب تھا۔ امین القادری صاحب نے اپنی وڈیو میں مفتی صاحب سے چیلنج کی تحریر اپنی مسجد، یعنی جامع مسجد یارسول اللہ مرکز سنی دعوت اسلامی محلہ چشت نگر میں منگوائی اور وہاں کے امام حافظ غفران اشرفی صاحب کے سپرد کرنے کا کہا۔ مگر جوابی تحریر جو آئی اس پر "تنظیم علمائے اہلسنت، مسجد صدر الشریعہ، محلہ نیا اسلام پورہ مالیگاؤں" لکھا ہوا تھا اور تحریر پر نہ امین القادری صاحب کا نام، نہ دستخط، نہ

مُہر۔۔۔ بلکہ دوسرے پانچ مفتیوں کے نام و دستخط تھے۔ مہر نہیں تھی۔ جن پانچ مفتیوں کے نام سے تحریر آئی ان میں چار تو بالکل غیر معروف جنہیں اُن کے محلے بھی والے بھی ٹھیک سے نہ جانتے ہوں، صرف ایک نام ایسا تھا جسے شہر کے مُٹھی بھر لوگ اس لحاظ سے جانتے ہیں کہ چند سال قبل موصوف کی ایک کال ریکارڈنگ مقامی سوشل میڈیا میں وائرل ہوگئی تھی جس میں موصوف اپنے ہی مناظر امین القادری صاحب کی خوب مٹی پلید کر رہے تھے۔ میری مراد، مفتی واجد علی یارعلوی صاحب ہیں۔ مفتی واجد علی صاحب نے اپنی کال ریکارڈنگ میں امین القادری صاحب کے متعلق بالکل سطحی بلکہ بازاری الفاظ کا استعمال کیا، ہم وہ الفاظ نقل کر رہے ہیں تا کہ قارئین پر اس مفتی کی علمی اخلاقی حیثیت واضح ہو سکے اور ساتھ ہی امین القادری صاحب کی ان کے مسلک میں کیا حیثیت ہے، وہ بھی واضح ہو جائے۔ مفتی مزکور نے کال پر کسی سے گفتگو کرتے ہوئے امین القادری کے متعلق کہا:

"وہ خبیث ہے سالا، وہ جو اپنے آپ کو سید کہتا ہے! پکّا سُور ہے، لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے حرامی، نہ عالم ہے نہ قاری کچھ نہیں ہے، شیطان ہے. بہت بڑا شیطان ہے مکار ہے، یہ امینوا شیعوں کا پیسہ لیکر بڑا جو دھابنا گھوم رہا ہے، شیعہ پارٹی میں رہتا ہے، ایران والوں سے پیسہ لیتا ہے، شیعہ بولی بولتا ہے، شیعہ تقریر کرتا ہے، اس کی توبہ کوئی معنی نہیں رکھتی، تقیہ بازی کرتا ہے. بہت بڑا شیطان ہے۔"

مفتی موصوف کی یہی وہ طیب و طاہر گفتگو ہے جس کے سبب شہر کے مٹھی بھر لوگوں میں موصوف کا تعارف ہے۔

بہر حال! پہلے ہم وہ تحریر یہاں من و عن نقل کرتے ہیں پھر اس کے جواب میں مفتی صاحب قبلہ نے جو تحریر امین القادری صاحب کو بھیجی اور اس کے بعد جو واقعہ پیش آیا سب تفصیل سے بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

☆ **"تنظیم علمائے اہلسنت" کے نام سے مرسلہ تحریر:**

"جناب وکیل دیوبند مولوی حسنین محفوظ دیوبندی صاحب!

تقریباً ۱۷؍منٹ کی آپ کی ایک وڈیو چیلنج مناظرہ کی بابت؛ بنام امین القادری اور حسام الحرمین سے متعلق سوال و جواب میں آپ نے ہمارے اکابر بالخصوص اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ و

تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی شان میں اپنی باطنی گندگی کو ظاہر کیا۔ اور اللہ و رسول کی شان میں لکھی گئی گستاخانہ عبارات کے متعلق عرب و عجم کے علما کے فتاویٰ کا مجموعہ حسام الحرمین کے تعلق سے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ نیز اس کے بعد سے اب تک کی آپ کی تمام کلپس میں آپ نے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان اور حسام الحرمین پر رکیک حملے کیے اور ہم علمائے اہلسنت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "ہم اس تلاش میں ہیں کہ کسی طرح ان کے علما اب ہم سے بات کرلیں ہم اس کے لئے تیار ہیں کہ بیٹھ جائیے۔ اس لئے ہم علمائے اہلسنت اپنے اکابرین کی توہین اور شرعی فتوی کا مذاق اُڑانے پر سخت مذمت کرتے ہیں اور اپنا دینی فریضہ ادا کرتے ہوئے آپ کے چیلنج مناظرہ کو قبول کرتے ہیں اور اُصولی طور پر آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جلد از جلد مناظرہ کی شرائط، جگہ اور وقت طے کریں اور آپ کے بقول "آر پار پر بات مکمل کی جائے۔ آگے کے معاملات کو طے کرنے کے لئے جوابی تحریر کے ساتھ مسجد صدر الشریعہ، نیا اسلام پورہ، مالیگاؤں میں مفتی نعیم رضا مصباحی صاحب سے نماز کے اوقات میں رابطہ کریں۔

نوٹ: اگر آپ یا آپ کی جماعت کے علماء ہم علمائے اہلسنت سے مناظرہ کے لئے تیار نہیں ہوتے ہیں تو یہ آپ اور آپ کی جماعت کا مناظرہ سے فرار تسلیم کیا جائے گا۔ چوں کہ آپ نے چیلنج کیا ہے۔"

دستخط کنندگان:

(۱) مفتی واجد علی یار علوی صاحب

(۲) مفتی محمد نور الحسن مصباحی صاحب

(۳) مفتی محمد عرفان رضا مصباحی صاحب

(۴) علامہ احمد رضا ازہری صاحب

(۵) مفتی محمد نعیم رضا مصباحی

یہ تحریر ۲۰؍دسمبر ۲۰۲۳ء بوقت بعد نماز عصر مفتی صاحب قبلہ کے مکان پر چند لوگ لیکر آئے تھے۔ اس تحریر میں غور طلب ایک بات یہ بھی ہے کہ اس میں نہ بسم اللہ ہے نہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا ذکر پاک، جبکہ سلسلہ

مناظرہ میں ایسی تحریر کے متعلق ایک رضاخانی مفتی صاحب لکھتے ہیں:

"غور کیجیے! سلسلۂ مناظرہ میں یہ پہلی وہابی تحریر ہے لیکن بدحواسی کا یہ عالم ہے کہ نہ بسم اللہ ہے نہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر پاک، بلکہ طفلانہ ادائیں ہر سطر بلکہ ہر ہر جملے سے ٹپکتی ہیں۔" (فتاویٰ بدر العماء: ص ۳۵۹، ناشر: رضا اکیڈمی)

بدحواسی میں لکھی گئی تحریر جس میں طفلانہ ادائیں ہر سطر بلکہ ہر ہر جملے سے ٹپک رہی ہے، ہم سمجھتے ہیں تنظیم علماء اہلسنت مسجد صدر الشریعہ کے نام سے آنے والی تحریر پر اس سے بہتر تبصرہ نہیں ہوسکتا۔

مفتی صاحب قبلہ نے اسی دن بعد نماز مغرب یا عشاء اس بدحواسی میں لکھی گئی طفلانہ اداؤں والی تحریر کا مردانہ جواب لکھ کر راقم کے ہاتھوں روانہ فرمایا۔

☆ مفتی صاحب قبلہ کی جوابی تحریر:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امین القادری صاحب!

السلام علی من اتبع الہدی

آج آپ کے کہنے پر مناظرہ کے چیلنج کی دو تحریریں آپ کو باضابطہ بھیج دی گئی تھیں، آپ نے ویڈیو میں کہا تھا کہ یہ تحریر آپ کی جامع مسجد میں حافظ غفران اشرفی کو دے دی جائے، چناں چہ یہ مطالبہ بھی پورا کر دیا گیا، مگر آج شام ایک تحریر جواباً موصول ہوئی، طرفہ تماشہ یہ ہے کہ ۱۵؍دسمبر ۲۰۲۳ء کو حسام الحرمین کا نام آپ نے لیا تھا، ہنگامہ آرائی آپ نے کی، مناظرے کا چیلینج آپ کو دیا گیا، دو ویڈیو میں مناظرے کا چیلینج آپ نے قبول کیا، تحریر آپ نے مانگی، اپنی مسجد میں منگوائی، اور جب شام میں جوابی تحریر بغیر مہر کی آئی تو نقشہ ہی بدلا ہوا تھا، یہ جوابی تحریر آپ کے بجائے تنظیم علماء اہل سنت کی طرف سے تھی، اور اس بار یہ مطالبہ ہے کہ مناظرہ علمائے اہل سنت کریں گے اور اس بار یہ بھی مطالبہ ہے کہ جوابی تحریر جامع مسجد کے بجائے مسجد صدر الشریعہ نیا اسلام پورہ میں دی جائے! اور غفران اشرفی کے بجائے مفتی نعیم رضا مصباحی کو دی جائے، کس قدر چابکدستی سے آپ نے پورا منظر نامہ بدلنے

کی کوشش کی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

یہ آپ کی کیسی عجیب روش ہے کہ ہنگامہ آپ نے برپا کیا اور یہ ہنگامہ کوئی ایک بار کا نہیں بار بار کا ہے، اب جب بات ترجمانی کی آئی تو آپ اس طرح کے مختلف حیلے بہانے اختیار کر رہے ہیں، لہٰذا پھر عرض کرتا ہوں مناظرہ میں پہلے آپ اصل حسام الحرمین پڑھیں گے، پھر باقی کاروائی ہوگی، البتہ علی سبیل التنزیل آپ کسی دوسرے عالم کو ساتھ رکھنا چاہیں تو آپ کو اس کی کھلی اجازت ہوگی، اگر یہ بھی منظور نہ ہو تو آخر مرحلے میں، بہت رعایت کرکے لکھتا ہوں کہ آپ اپنی دستخط اور مہر سے اپنے لیٹر پیڈ پر تحریر کردیں کہ آپ مناظرہ سے عاجز ہیں اور شکست تسلیم کرتے ہیں اس صورت میں ہم علمائے دیوبند آپ کے علماء سے مناظرہ کی شرائط طے کرلیں گے اور ساری باتیں ازسر نو طے کی جائیں گی۔

فقط:

محمد حسنین محفوظ نعمانی

قاضیٔ شریعت دارالقضاء مالیگاؤں، ۶جمادی الاخری ۱۴۴۵ھ

یہ تحریر لیکر راقم الحروف امین القادری صاحب کی مسجد جامع یارسول اللہ، مرکز سنی دعوت اسلامی پہنچا۔ اور تحریر دینے کے لیے وہاں کے امام حافظ غفران اشرفی صاحب سے ملاقات کی۔ مسجد کے گیٹ پر کھڑے ہوکر حافظ غفران اشرفی نے مجھ سے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے کہا آپ لوگوں کی طرف سے ہمیں ایک تحریر موصول ہوئی تھی اُس کا جواب لیکر آیا ہوں، حافظ صاحب نے مجھ سے وہ تحریر لے لی اور مجھے وہیں گیٹ کے باہر رکنے کا کہہ کر اندر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد واپس آئے اور تحریر کے بابت مجھ سے کچھ سوالات پوچھے مثلاً تحریر کون لیکر آیا تھا؟ کب لیکر آیا تھا؟ میں نے ان کے سوالات کے جوابات دیے کہ کچھ لوگ بعد نماز عصر مفتی صاحب کے مکان پر یہ تحریر لیکر آئے تھے، مجھے نہیں پتہ وہ کون لوگ تھے۔ حافظ صاحب نے وہ تحریر مجھے واپس کرکے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہماری طرف سے اب تک کوئی تحریر نہیں گئی، میں نے کہا پھر یہ تحریر کدھر سے آئی؟ کہنے لگے جن لوگوں نے بھیجا ہے وہی اس کے ذمہ دار ہیں ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر مجھے کہا کہ ہماری طرف سے

کچھ دیر میں تحریر مل جائے گی، آپ کو تھوڑی دیر سے فون کرتا ہوں آپ یہیں آکر تحریر لے جائیے۔ میں اُس وقت وہاں سے چلا گیا۔ پھر رات گیارہ بجے کے بعد حافظ غفران اشرفی صاحب کا مجھے فون آیا کہ ہماری تحریر ریڈی ہے آپ آکر لے جائیے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ مفتی صاحب کا جواب پڑھنے کے بعد **تنظیم علمائے اہلسنت مسجد صدر الشریعہ محلہ نیا اسلام پورہ کی طرف سے پانچ مفتیوں کے دستخط کے ساتھ جو طفلانہ اداؤں والی تحریر آئی تھی، امین القادری صاحب نے اس سے صاف پلہ جھاڑ لیا۔** اور ایک دوسری تحریر جاری کی۔ اس طرح امین القادری کی مناظرے سے بھاگنے کی یہ کوشش بھی ناکام ہوئی۔

اب شہر کے بعض رضاخانی بار بار ہمیں "تنظیم علماء اہلسنت مسجد صدر الشریعہ" کی "طفلانہ اداؤں" والی تحریر دکھا کر کہتے ہیں کہ دیوبندی مناظر مفتی حسنین نے اس تحریر کا جواب نہیں دیا لہٰذا تمہاری شکست ہوئی۔

ہم کہتے ہیں اِن نادانوں کو پہلے تو شرم وحیاء کے پانی سے وضو کرنا چاہئے کہ امین القادری نے اپنی دو وڈیوز میں مفتی حسنین صاحب قبلہ سے مطالبہ کرتے کہا تھا کہ آپ اپنا تحریری چیلنج مع دستخط مسجد یارسول اللہ میں حافظ غفران اشرفی کے پاس بھیجیے ہم قبول کریں گے۔

اور جب مطالبہ پورا کردیا گیا تو مسجد کا نام اور امام ومناظر سب بدل گئے۔ او فراڈیوں کچھ تو شرم وحیاء سے کام لو۔ پھر جس تحریر کو لیکر تم اچھل کود کررہے ہو اُس تحریر سے تو تمہارے مناظر امین القادری نے دامن جھاڑ لیا مزید یہ کہ جواب میں مفتی صاحب نے جو تحریر بھیجی اس کو قبول بھی نہیں کیا اور نہ یہ کہا کہ آپ یہ جوابی تحریر مسجد صدر الشریعہ میں لے جائیں اب سے ساری کاروائی مسجد صدر الشریعہ سے ہوگی۔ ایسا کچھ بھی نہیں کہا بلکہ اس طفلانہ اداؤں والی کو لات مار کر فوراً نئی تحریر جاری کی۔

طفلانہ اداؤں والی کو لات مارنے کے بعد امین القادری صاحب نے جو نئی تحریر جاری کی ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆ **امین القادری صاحب کی تحریر:**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والحمدللہ رب العالمین الصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلی آل واصحابی اجمعین

مولوی حسنین محفوظ نعمانی دیوبندی صاحب!

السلام علی من اتبع الھدی

آج ۲۰؍دسمبر ۲۰۲۳ء کو چیلنج مناظرہ سے متعلق آپ کی مرسلہ تحریر موصول ہوئی جو مبنی بر جہالت ہے لہٰذا آپ کے لیے ضروری ہے کہ حسب اصطلاحِ مناظرہ تعریفِ مناظرہ کر کے اپنی مرسلہ تحریر پر اس کا انطباق ثابت کریں!

آپ کے اکابر کفری عقیدہ کے سبب مبتلائے کفروارتداد ہوئے اور ان کو مسلمان جاننے کے سبب آپ پر بھی یہی حکم ہے بایں معنی آپ پر {فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا} صادق آتا ہے اور مریض کے مرض کے رفع کے لیے اگر کوئی طبیب اپنے سے بڑے ماہر وصادق طبیب کی طرف بھیجتا ہے تو یہ طبیب کی مریض کے ساتھ خیر خواہی ہے کہ اس سے اس کا مقصود مریض کا اعلیٰ طریقہ پر علاج کرانا ہے نہ کہ راہ فرار اختیار کرنا............**اس کو فرار سمجھنا حد درجہ کی نادانی اور جہالت ہے۔**

مولوی حسنین محفوظ نعمانی دیوبندی صاحب! مناظرہ کی گفتگو شروع ہونے سے اب تک ہم نے کبھی بھی آپ کو پابند نہیں کیا کہ آپ ہی مناظرہ کریں......بلکہ ہماری طرف سے تو آپ کو مکمل آزادی ہے آپ کریں یا آپ کے اکابر.....تو پھر آپ کا بار بار یہ کہنا کہ ”سید امین القادری ہی مناظر ہوں گے“......

یہ جہاں اصول مناظرہ کے **خلاف** ہے وہیں **آپ کے خوف کا بھی آئینہ دار ہے۔**

ابتداء سے آپ کی یہ ضد تھی کہ سنی مناظر سید امین القادری ہی ہوں گے......جس کا صریح مفاد یہ ہے کہ آپ

بندہ ناچیز سید امین القادری کو مناظر کی حیثیت سے تسلیم کر چکے ہیں لیکن پھر اچانک اس مرسلہ تحریر میں آپ کا انداز بدل گیا اور آپ لکھتے ہیں کہ......”جب حسام الحرمین کی قرأت ہو جائے گی تب آپ مناظر کے لائق قرار پائیں گے۔“

یہ آپ کی کھلی ہوئی تضاد بیانی ہے۔

موضوع مناظرہ یہ ہے کہ **اکابر اربعہ دیابنہ نے اپنی کتابوں میں اللہ رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ارفع واعلیٰ شانوں میں توہین کی ہے اور امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قدس سرہ نے عربی زبان میں ان کلمات ملعونہ کی جو ترجمانی کی ہے وہ صحیح و درست ہے۔** اس موضوع پر مناظرہ کے لیے مکمل حسام الحرمین کی قرأت کی شرط لگانا اصول مناظرہ سے ثابت کیجئے؟

نیز بعد قرأت حسام الحرمین شرائط مناظرہ طے کرنے کی بات کرنا اور پھر اسی مجلس میں مناظرہ کی کاروائی چاہنا بھی اصول وآداب مناظرہ سے جہالت پر دال ہے۔

اس لیے پہلی مجلس میں شرائط وضوابط تاریخ وقت، مقام وغیرہ طے کئے جائیں گے اس کے بعد طے شدہ شرائط کے مطابق مناظرہ ہوگا ان شاءاللہ تعالیٰ۔

لہٰذا شرائط وضوابط طے کرنے کے لیے دو دن کے اندر اندر باہمی مجلس کر لیں جس میں جو کچھ باتیں طے پائیں گی وہ فریقین کو مسلم ہوں گی۔

نوٹ: مرسلہ تحریر میں پائی جانے والی اصولی وفنی خامیوں کے باوجود آپ کا تحریری چیلنج مناظرہ ہمیں منظور ہے۔ لہٰذا مندرجہ بالا تحریر کے مطابق تمام امور طے کر لئے جائیں

فقط: سید امین القادری (مالیگاؤں)

۶/جمادی الاخری ق ۱۴۴۵ھ م ۲۰/دسمبر ۲۰۲۳ء بدھ

امین القادری صاحب کی طرف سے یہ تحریر مجھے دی گئی۔ میں نے اسی وقت حضرت مفتی صاحب قبلہ کو فون کر کے صورت حال سے آگاہ کیا اور بتایا کہ جو تحریر آپ نے بھیجی تھی امین القادری صاحب نے اسے قبول نہیں کیا بلکہ ایک نئی تحریر مجھے دی گئی ہے۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ اس وقت سفر کے لیے نکل چکے تھے، مگر جب میں نے

بتایا کہ نئی تحریر دی گئی ہے تو حضرت نے ایک جگہ کا پتہ بتاتے ہوئے فرمایا فوراً وہ تحریر لیکر یہاں پہنچیں، میں تیز رفتار وہاں پہنچا اور تحریر حضرت کے سپرد کر دی۔

دو دن کے بعد یعنی ۲۲ر دسمبر ۲۰۲۳ء کو حضرت مفتی صاحب قبلہ سفر سے واپس آئے اور امین القادری کی اس تحریر کا جواب لکھ کر راقم کے ہاتھوں روانہ فرمایا۔

☆ مفتی صاحب قبلہ کی جوابی تحریر:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امین القادری صاحب!

السلام علی من اتبع الھدی

آپ کی ۲۰ر دسمبر ۲۰۲۳ء والی تحریر جو کہ رات سَوا گیارہ بجے آپ نے لئیق رحمانی، حافظ سلمان تجویدی وغیرہ کے سپرد کروائی، اُس وقت مَیں ہماری میٹنگ سے نکل کر سفر پر روانہ ہو چکا تھا، راستے میں فون کر کے وہ تحریر مجھے دی گئی، چوں کہ تحریر آپ کی جانب سے آئی تھی اس لئے اس کے جواب میں تحریر بھیجنا ضروری تھا، جو کہ آج سفر سے واپسی پر میں بھیج رہا ہوں۔

آپ کا کہنا ہے کہ اس پر زور کیوں ہے کہ آپ ہی مناظرہ کریں تو اس کا جواب دسیوں طریقے سے آپ کو دیا جا چکا ہے، ایک بار پھر اصولی طور پر لکھتا ہوں کہ کتابوں میں لکھا ہوا ہے من ادعی فعلي※ البیان: آي علي※ ال إثبات چنانچہ اس اصول کے تحت دعوی آپ کا ہے تو دلیل بھی آپ ہی کو پیش کرنی ہے، جب کہ اصول مناظرہ کی روشنی میں میری حیثیت نافی کی ہے۔

رہی بات اصل حسام الحرمین کی قرآت کو شرط قرار دینے کی کہ یہ صحیح ہے یا غلط، تو آپ خود میرے نام جاری کردہ اپنے ایک ویڈیو میں اس کو قبول بھی کر چکے ہیں کہ عربی والی بھی پڑھ لیں گے اور اردو والی بھی، اب اس سے گریز فضول ہے، اور اس شرط کی بنیادی وجہ پہلے بھی عرض کی جا چکی ہے کہ آپ نے گفتگو عربی حسام الحرمین کے بارے میں کی ہے اور جس تحریر کا آج یہ جواب آپ کے ہاتھ میں ہے اس میں بھی موضوع مناظرہ طے کرنے کی

کوشش کرتے ہوئے آپ نے لکھا ہے کہ احمد رضا خان صاحب بریلوی نے ان کلمات ملعونہ کی جو عربی ترجمانی کی ہے وہ درست ہے، ظاہر یہاں بھی عربی حسام کا ہی درست ہونا زیر بحث ہے اس لئے جب آپ مناظرہ میں بیٹھیں گے تو اولاً آپ کو یہی ثابت کرنا ہوگا کہ آپ عربی حسام الحرمین پر مکمل قادر ہیں تب ہی تو آپ کو اس کا دعوی ہے کہ احمد رضا خان صاحب بریلوی نے جو ترجمانی کی ہے وہ درست ہے، اتنی اصولی اور معقول بات کے لئے بھی تیار نہ ہونے کو آخر کیا سمجھا جائے؟

آیئے اصول مناظرہ کی روشنی میں آپ کے مطالبے پر اس شرط کا درست ہونا بھی عرض کر دیتا ہوں کہ اصول کی کتابوں میں لکھا ہے "یَنْبَغِی لِلْمُنَاظِرَیْنِ أَنْ یَکُوْنَا مُتَسَاوِیَیْنِ فِی الْعِلْمِ" یعنی دونوں مناظروں کو علم میں ہم پلہ ہونا چاہئے۔ فائدہ: "تساوی فی العلم امر تقریبی ہے، تحقیقی نہیں ہے۔ مثلاً دونوں مناظر اپنے اپنے مسلک کے معتمد علیہ مدارس کے فاضل ہوں۔ اب ظاہر ہے آپ تو غیر مستند ہیں، اس کے باوجود دعوے کرتے رہتے ہیں، اب جب ان دعوؤں کے ثابت کرنے کا موقع آیا تو آپ کے علمی مستوی کے تعین کی ضرورت بھی لاحق ہوئی، اس کے لئے بہت نیچے اتر کر میں نے یہ بار بار کہا اور لکھا کہ آپ صرف اصل حسام الحرمین کی قرآت ہی کر دیں تو اصولاً مَیں آپ کو متساوی فی العلم تسلیم کر کے مناظرے کی آگے کی کارروائی کر لوں گا۔

رہی بات آپ کے مناظر ہونے والی تو اس کو اصول کی روشنی میں اوپر بھی بیان کیا جا چکا ہے اور گزشتہ کل سے آپ کی ایک امیج سوشل میڈیا پر گردش کر رہی ہے کہ آپ تیسری مرتبہ چیلنج قبول کرتے ہیں اور آپ خود مباہلہ کے لئے بھی تیار ہیں، جب مباہلہ کے لئے آپ تیار ہیں تو پھر مناظرہ کے لئے کیوں تیار نہیں ہیں، یا للعجب!

یہ آپ کی کیسی عجیب روش ہے کہ ہنگامہ آپ نے برپا کیا اور یہ ہنگامہ کوئی ایک بار کا نہیں بار بار کا ہے، اب جب بات ترجمانی کی آئی تو آپ اس طرح کے مختلف حیلے بہانے اختیار کر رہے ہیں، لہذا پھر عرض کرتا ہوں مناظرہ میں پہلے آپ اصل حسام الحرمین پڑھیں گے، پھر باقی کاروائی ہوگی، البتہ علی سبیل التنزل آپ کسی دوسرے عالم کو ساتھ رکھنا چاہیں تو آپ کو اس کی کھلی اجازت ہوگی، پھر یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ حسام الحرمین کی مستقل قرآت بھی اگر ممکن نہیں ہے تو آپ کے لئے یہ شرط ختم کرتا ہوں، البتہ اس کے لئے آپ تحریر لکھ دیں کہ اس شرط پر عمل کرنا

آپ کے لئے ممکن نہیں ہے، پھر ہم دونوں شرائط طے کر کے حسام الحرمین کی الزامی عربی عبارات ثابت کرنے کے لئے باہم مناظرہ کرلیں۔

اگر یہ بھی منظور نہ ہوتو آخر مرحلے میں بالکل نیچے اتر کر کہتا ہوں کہ آپ اپنی دستخط اور مہر سے اپنے لیٹر پیڈ پر تحریر کردیں کہ آپ مناظرہ سے عاجز ہیں، اس صورت میں ہم علمائے دیوبند آپ کے علماء سے حسام الحرمین کی الزامی عبارت اور عقائد ثابت کرنے پر مناظرہ کی شرائط طے کرلیں گے اور ساری باتیں از سر نو طے کی جائیں گی اور احقاق حق وابطال باطل کیا جائے گا۔

فقط:

محمد حسنین محفوظ نعمانی

قاضیٔ شریعت دارالقضاء مالیگاؤں ۸؍جمادی الاخری ۱۴۴۵ھ بروز جمعہ،

2023/12/22

☆ مناظرے سے جان چھڑانے کی آخری کامیاب کوشش: "یاپولیس المدد"

راقم الحروف نے مندرجہ بالا تحریر ۲۲؍دسمبر ۲۰۲۳ء بروز جمعہ بوقت نماز عصر ۵؍بجکر ۲۵؍منٹ پر مرکز سنی دعوت اسلامی جامع مسجد یارسول اللہ میں حافظ غفران اشرفی کو لے جا کر دی۔ اس کے چند گھنٹوں بعد امین القادری صاحب کے پانچ نمائندے پولیس اسٹیشن پہنچ گئے۔ ثبوت کے لیے کتاب کے آخر میں درج تصاویر میں پولیس اسٹیشن کی وہ تصویر ملاحظہ فرمائیں جس میں ایک طرف پولیس انسپکٹر صاحب بیٹھے ہیں اور دوسری طرف امین القادری صاحب کے نمائندے حافظ غفران اشرفی سمیت سنی دعوت اسلامی کے پانچ ذمہ دار افراد بیٹھے ہیں۔

اگلے دن یعنی ۲۳؍دسمبر ۲۰۲۳ء بروز سنیچر کو پولیس انتظامیہ نے حضرت مفتی صاحب قبلہ سے رابطہ کیا اور شہر کے بگڑتے ہوئے ماحول اور لا اینڈ آرڈر کے خدشات کا حوالہ دے کر معاملے کو ٹالنے کی کوشش کی۔ بالآخر پولیس انتظامیہ نے چند سیاسی رہنماؤں سے مشاورت کے بعد باضابطہ اعلان جاری کردیا کہ:

"مناظرہ نہیں ہوگا۔"

اس طرح امین القادری صاحب نے "یاپولیس المدد" کا نعرہ بلند کرکے مناظرے سے اپنی جان چھڑائی۔

امین القادری صاحب کے اس عمل سے مجھے بڑی مایوسی ہوئی کیونکہ امین القادری کو میں بہت بہادر سمجھتا تھا اس کی وجہ یہ کہ امین القادری صاحب اکثر وبیشتر اپنی تقریروں میں چیلنج چیلنج کر علماء دیوبند کو مناظرے، مباہلے کا چیلنج دیتے رہتے تھے مگر جب ایک دیوبندی مفتی نے چیلنج دیا تو موصوف نے یاغوث المدد کی بجائے یا پولیس المدد کا نعرہ لگا دیا۔ تف ہے۔

☆ رضاخانیوں کا آخری سہارا:

مناظر اہل سنت حضرت مفتی صاحب قبلہ نے اپنی چیلنج والی تقریر میں امین القادری صاحب کو چیلنج کرتے ہوئے ضمناً یہ بھی فرمایا تھا کہ: "ہم اب اس تلاش میں ہیں کہ کسی طرح ان کے علماء ہم سے بات کرلیں۔"

اس جملے کو لیکر رضاخانی حضرات اپنے مناظر امین القادری کے فرار پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں دیوبندی مفتی نے چیلنج ہمارے علماء بریلویہ کو دیا تھا تو اپنے چیلنج کے مطابق مناظرہ ہمارے علماء سے کرنے پر کیوں راضی نہ ہوئے؟۔

ہمارا جواب یہ ہے کہ جب بقول تمہارے مفتی صاحب نے چیلنج علماء بریلویہ کو دیا تھا تو چیلنج قبول کرنے کے لئے تمہارے علماء سامنے کیوں نہیں آئے؟ اگر تم کہو کہ تنظیم علمائے اہل سنت مسجد صدر الشریعہ والی تحریر میں ہمارے علماء نے چیلنج قبول کیا تھا تو اس پر عرض ہے کہ اس تحریر سے تو امین القادری صاحب نے پلہ جھاڑ لیا تھا پھر ہم کیونکر اس کو اہمیت دیں؟ نیز امین القادری صاحب نے اپنی دوسری ویڈیو میں کہا کہ" ہمارے مستند علماء مناظرہ کریں گے" تو ذرا امین القادری صاحب سے اتنا لکھوا کر ہمارے منہ پر ماردیں کہ "مسجد صدر الشریعہ کی تحریر پر جن پانچ مفتیوں کے دستخط ہیں وہ امین القادری کے نزدیک جماعت بریلویہ کے مستند علماء ہیں۔"

میں چیلنج کرکے کہتا ہوں کہ امین القادری صاحب یہ بات کبھی بھی لکھ کر نہیں دیں گے۔

اور پھر امین القادری نے اپنے فرار کا سہارا مفتی صاحب کے اسی جملے کو بنایا، تو مفتی صاحب نے اپنی

آخری تحریر میں یہاں تک لکھ دیا کہ:

"اگر یہ بھی منظور نہ ہو تو آخر مرحلے میں بالکل نیچے اتر کر کہتا ہوں کہ آپ اپنی دستخط اور مہر سے اپنے لیٹر پیڈ پر تحریر کر دیں کہ آپ مناظرہ سے عاجز ہیں، اس صورت میں ہم علماء دیوبند آپ کے علماء سے حسام الحرمین کی الزامی عبارت اور عقائد ثابت کرنے پر مناظرہ کی شرائط طے کر لیں گے اور ساری باتیں از سر نو طے کی جائیں گی اور احقاق حق و ابطال باطل کیا جائے گا"۔

اس کے باوجود امین القادری صاحب نے یا پولیس المدد کیوں پکارا؟؟؟

☆ امین القادری نے ۱۵ر دسمبر ۲۰۲۳ء کو علماء دیوبند کو گالیاں کیوں دی؟

امین القادری صاحب اپنے آپ کو بہت بڑا علامہ مولانا کے علاوہ "سید" بھی بتاتے ہیں مگر مالیگاؤں کے چند بریلوی علماء جو عمر میں اور علمی اعتبار سے بھی امین القادری صاحب سے بڑے ہیں اُن کا کہنا ہے کہ امین القادری نہ تو عالم فاضل ہے اور نہ ہی سید ہے، نسب بدل کر سید بنا ہے۔ دوسری بات یہ کہ امین القادری نے اپنی تقریروں میں بہت سے من گھڑت واقعات اور شیعی روایات کو خوب زور دے کر بیان کیا اور فرشتوں کی توہین کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بھی شدید گستاخی کی۔

انہی باتوں کو لیکر چند بریلوی حضرات کئی مہینوں سے واٹسپ فیسبک پر امین القادری صاحب گھیر رہے تھے، طرح طرح کے سوالات قائم کرکے امین القادری کو بے نقاب کر رہے تھے۔ ان لوگوں نے کئی پوسٹیں ایسی بھی چلائی جس میں ٹھوس ثبوتوں سے ثابت کیا گیا کہ امین القادری سید نہیں ہے نسب بدل کر سید بنا ہے۔ ان پوسٹوں کی وجہ سے امین القادری صاحب بے نقاب ہونے گے اور شہر بھر میں ان کی بڑی تھوتھو ہونے لگی انہی باتوں کو لیکر امین القادری صاحب بڑے پریشان تھے کہ اپنے ہم مسلک بھائیوں سے کیسے نمٹا جائے اور یہ کہ اپنے عقیدت مندوں کو کیا تسلی دی جائے؟ موصوف اسی الجھن پریشانی میں مبتلا تھے کہ تبھی اچانک موصوف کو اپنے اکابر کا آزمایا ہوا مجرب نسخۂ کیمیاء یاد آگیا کہ علماء دیوبند کو گالیاں دے کر حلقۂ عقیدت منداں کا دھیان بھٹکا دیا جائے چنانچہ موصوف نے منصوبہ بنایا اور ۱۵ر دسمبر ۲۰۲۳ء کے جلسے میں اس پر عمل درآمد کر دیا۔ مناظرِ اہلسنت حضرت مفتی محمد

حسنین محفوظ نعمانی صاحب قبلہ نے اپنی چیلنج والی تقریر میں اسی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ "یہ سب میرا نسب مت پوچھو والی لین ہے"۔

عبارتِ حفظ الایمان علماء بریلویہ کی عدالت میں

امین القادری نے مفتی صاحب قبلہ کے چیلنج مناظرہ کے جوابی وڈیو میں حفظ الایمان کی عبارت کے متعلق یہ الزام تراشی کی:

"دیوبندی جماعت کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں اللہ کے رسول ﷺ کی توہین کرتے ہوئے حضور ﷺ کے علمِ مبارک کو جانوروں، پاگلوں اور بچوں کے علم سے تشبیہ دی ہے۔" معاذ اللہ

حالانکہ حفظ الایمان شریف میں نہ ایسی کوئی گستاخانہ تشبیہ دی گئی اور نہ ہی دیگر اکابر کی عبارات میں کوئی گستاخی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ فاضل بریلوی نے حسام الحرمین میں عبارتِ حفظ الایمان شریف و دیگر عباراتِ اکابر کا غلط مفہوم بیان کرکے حکم کفر لگایا۔ اب اُسی خود ساختہ غلط مفہوم کو ہمارے اکابر پر تھوپا جاتا ہے۔

یہ محض ہمارا الزام نہیں۔ خود بریلوی جماعت کے علماء نے بھی بعدِ تحقیق یہی فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ حسام الحرمین میں علماء دیوبند کی عبارات کا مفہوم غلط بیان کیا گیا، چنانچہ بریلویوں کے تاج العلماء سید شاہ محمد میاں مارہروی کے مرید و خلیفہ مفتی خلیل احمد خان برکاتی لکھتے ہیں:

"عباراتِ علماء دیوبند کا جو مطلب حسام الحرمین میں مقرر کیا گیا ہے وہ نہ خود مصنفین کے نزدیک صحیح ہے، نہ اور ہندوستان کے اہل علم و دانش کے نزدیک مسلّم، نہ ہماری سمجھ میں آتا ہے۔" (انکشاف حق 37)

مفتی خلیل برکاتی صاحب نے جو بات کہی، حسام الحرمین اور عباراتِ اکابر پر تحقیق کرنے والے تمام معتدل مزاج محققین نے یہی فیصلہ دیا ہے۔ آج بھی اگر کوئی تعصب کی عینک اتار کر دیانت داری کے ساتھ تحقیق کرے تو وہ بھی اسی نتیجہ پر پہنچے گا، کہ علماء دیوبند کی عبارات گستاخی سے بالکل پاک اور حسام الحرمین جھوٹ کا

پلندہ ہے۔

اے کاش! امین القادری صاحب "یا پولیس المدد" پکارنے کے بجائے میدانِ مناظرہ میں آجاتے تو یہ بات ان کو بھی سمجھ میں آجاتی اور حسام الحرمین کے بطلان وعبارات اکابر کی صداقت کا فیصلہ وہیں ہو جاتا اور ان شاء اللہ وہ خود بھی اس کو تسلیم کیے بغیر نہ رہتے۔ مگر موصوف نے مناظرے کی "م" کو اپنے لیے موت کی "م" تصور کیا اور اسی سبب مناظرے کے لیے راضی نہ ہوئے۔

بہر حال آئیے عبارت حفظ الایمان کا فیصلہ ہم امین القادری کے اکابرین سے کروا دیتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

نوٹ: جن بریلوی علماء کے حوالہ جات ہم درج کر رہے ہیں ان علماء کے متعلق بعض متعصب بریلویوں کا کہنا ہے کہ وہ ہمارے علماء نہیں ہیں۔ اس انکار کا جواب ہم آخر میں اُنہی کے اصولوں کی روشنی میں درج کریں گے ان شاء اللہ۔

(۱) رضا خانیوں کے سب سے بڑے مدرسہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے سابق استاذ علامہ ظفرادیبی صاحب سے مولانا ذیشان احمد مصباحی بریلوی نے سوال کیا: "لیکن علمائے دیوبند نے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ مثلاً مولانا اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ حضور کا علم نعوذ باللہ! جانوروں اور پاگلوں کی طرح ہے اور یہ شان رسالت مآب میں کھلی توہین ہے۔ اس کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟"

اس سوال کے جواب میں مولانا ظفرادیبی صاحب فرماتے ہیں:

"نہیں بات یہ نہیں ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مولانا (اشرف علی تھانوی) سے سوال ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہا جائے یا نہ کہا جائے؟ مولانا کا جواب نفی میں تھا۔ اب اس کے لیے تفصیل کی اور کہا کہ یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کا استعمال درست نہیں ہے۔ اور کیوں درست نہیں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ زید اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہتا ہے تو دریافت طلب یہ امر ہوگا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر غیب جانتے ہیں تو دو حال سے خالی نہیں، یا تو کل علوم غیبیہ جانتے ہوں

گے یا بعض علوم غیبیہ۔ پہلی شق عقلاً اور نقل باطل ہے۔ اور اگر بعض علوم غیبیہ جانتے تھے تو ایسا علم تو ہر صبی و مجنوں، بلکہ جملہ بہائم کو بھی حاصل ہے۔ اب یہاں قابل غور لفظ ایسا ہے۔ اگر ایسا سے مولانا اشرف علی تھانوی کی مراد علم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے، تو یقیناً یہ گستاخی اور کفر ہے۔ لیکن لفظ ایسا کا اشارہ یہاں ایک دوسرے لفظ کی طرف بھی ممکن ہے اور وہ ہے بعض علوم غیبیہ، جو سابق میں گزر چکا ہے۔ اب اگر ایسا سے مراد بعض علوم غیبیہ ہو تو جملہ یوں بنے گا: "زید اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہتا ہے تو دریافت طلب یہ امر ہوگا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر غیب جانتے ہیں تو دو حال سے خالی نہیں، یا تو کل علوم غیبیہ جانتے ہوں گے یا بعض علوم غیبیہ پہلی شق عقلاً اور نقلا باطل ہے۔ اور اگر بعض علوم غیبیہ جانتے تھے تو بعض علوم غیبیہ تو ہر صبی ومجنوں، بلکہ جملہ بہائم کو بھی حاصل ہے۔

اس صورت میں یہ عبارت کفری نہ رہی۔ پھر بھی میں ایسی عبارت کی مذمت کرتا ہوں۔ مولانا نے ایسی عبارت لکھی ہی کیوں جس میں ایک احتمال اہانت اور کفر کا بھی نکلتا ہے، لیکن اس کے باوجود میں تکفیر نہیں کرتا، کیوں کہ تاویل کا ایک پہلو موجود ہے، لہٰذا یہ کفر میرے نزدیک آفتاب نیم روز کی طرح روشن نہیں ہوا۔"

اس جواب کو نقل کر کے مولانا ذیشان مصباحی لکھتے ہیں:

"بعد میں جب مولانا تھانوی کا فتویٰ تغییر العنوان میری نظر سے گزرا، جس میں لوگوں کے مطالبے پر انہوں نے اپنی عبارت کو بدل دیا ہے اور اپنے موقف کی تائید اور اپنی بدلی ہوئی عبارت کی تمثیل کے لیے شرح مواقف کا حوالہ دیا ہے، تو میری حیرتوں میں مزید اضافہ ہوا۔ تغییر العنوان میں مولانا تھانوی نے لکھا ہے:

"اب حفظ الایمان کی اس عبارت کو جو کہ اس سوال کے بالکل شروع میں مذکور ہے، اس طرح پڑھا جاوے: اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں، تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ہے، مطلق بعض علوم غیبیہ تو غیر انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل ہیں، تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔ اور ایسی عبارت بعینہا شرح مواقف کے موقف سادس کے مرصد اول کے مقصد اول میں فلاسفہ کے جواب میں ہے: والبعض ای الاطلاع علی البعض لا یختص بہ ای بالنبی - بعض مغیبات پر اطلاع نبی کے ساتھ مختص نہیں۔

اور اسی کی مثل مطالع الانظار شرح طوالع الانوار للبیضاوی رحمہ اللہ میں ہے: وان ارادوا به الاطلاع علی بعضها فلا یکون ذالك خاصة للنبی، اذما من احد الا ویجوز ان یطلع علی بعض الغائبات۔ اور اگر اس سے ان کی مراد بعض مغیبات پر اطلاع ہے تو یہ نبی کا خاصہ نہیں ہے کیونکہ بعض مغیبات پر مطلع ہونا ہر شخص کے لیے ممکن ہے۔

یہ دونوں عبارتیں بسط البنان اور اس کے منہیہ [حاشیۂ مصنف] میں مذکور ہیں۔ اب اگر اس پر بھی کلام ہو تو میں پھر بدلنے کو تیار ہوں۔ مگر شرح مواقف و مطالع الانظار کی عبارت بدلنے کے بعد۔"

افسوس کہ مولانا تھانوی کی یہ تحریر و تغییر، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی وفات ۲۵ رصفر ۱۳۴۰ھ کے دو سال بعد ۱۸ رصفر ۱۳۴۲ھ کی ہے۔ کاش یہ تحریر ان کی حیات میں آگئی ہوتی تو شاید مسئلے کا تصفیہ نکل جاتا۔"

(وہ خلد بریں ارمانوں کی: ص 110 تا 112)

(۲) بریلوی مفتی خلیل خان برکاتی صاحب نے اپنی کتاب "انکشاف حق" صفحہ 113 تا 132 تک عبارت حفظ الایمان پر اپنے ہی ہم فرقہ مولوی شریف الحق امجدی اور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان کا علمی انداز میں زبردست رد کیا ہے، پوری بحث پڑھنے کے قابل ہے۔ برکاتی صاحب نے مفتی شریف الحق امجدی کو جو جواب دیا ہے وہ ہم یہاں نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

"مولوی شریف الحق صاحب علامہ تھانوی کی عبارت مزکورہ نقل کر کے فرماتے ہیں:

" تھانوی صاحب نے اس عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو ہر کس و ناکس بچوں پاگلوں چوپاؤں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دی یا ان کے برابر کر دیا بلا شک و شبہ یقیناً حتماً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید توہین ہے"۔

یہ عبارت جناب شریف الحق صاحب کی ہے اس عبارت کو ملاحظہ کیجئے اور مولوی شریف الحق صاحب کے علم و فہم کی داد دیجئے۔

اول بات یہ ہے کہ جناب ابھی تک یہ فیصلہ بھی نہ کر سکے کہ اس عبارت میں آپ کے نزدیک تشبیہ

ہے یعنی معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو ان مذکورہ اشیاء کے علم کے ساتھ تشبیہ ہے یا برابر کیا ہے؟ فاضل بریلوی مرحوم نے تو برابری کے معنی معین کئے ہیں چنانچہ اس کا ترجمہ عربی میں مثل کے ساتھ کیا ہے مگر جناب کو ان کے بیان کئے ہوئے معنی میں تردد ہے جب ہی تو یہ کہہ رہے ہیں کہ تشبیہ دی یا برابر کر دیا نعوذ باللہ من۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب کی عبارت میں نہ تشبیہ ہے نہ برابری لفظ ایسا نہ تشبیہ کے لئے متعین ہے نہ برابری کے لئے یہ خوبی فہم ہے کہ اپنی رائے سے مقرر کر کے اس پر احکام کفر لگا دیئے۔

سنئے اہل زبان ہندوستان کے یہاں لفظ ایسا ہر جگہ تشبیہ کیلئے ہیں نہیں بولا جاتا ہے ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ زید نے ایسا گھوڑا خریدا جو اس کو پسند آیا یا زید نے ایسا کام کیا جس سے سب لوگ خوش ہو گئے، کہیئے ان دونوں مثالوں میں لفظ ایسا کہ معنی تشبیہ یا برابری کے کب ہوئے یہاں لفظ ایسا کو کسی کی تشبیہ کے لئے استعمال کیا گیا ہے برابری کے معنی تو بہت دور ہے اگر ایسا کے بعد کلمہ حصر ہو تو وہم برابری کا ہو سکتا تھا۔ مولانا تھانوی صاحب کی عبارت میں تو کلمہ حصر کا پتہ بھی نہیں پھر برابری کے معنی کونسے قاعدے سے متعین ہوئے؟

اب سنئے اگر مولوی شریف الحق صاحب کے بقول تشبیہ ہے تو تشبیہ میں مشبہ اور مشتبہ بہ میں برابری کب لازم ہے اہل فن کا مقررہ قاعدہ ہے کہ مشبہ بہ مشبہ سے اقویٰ ہوتا ہے خلیفہ معتمد باللہ کی مدح میں جو اس کے مداح حسان مصیصی شاعر اندلس نے کہا تھا:

کان أبو بکر ابو بکر الرضی

وحسان حسان وانت محمد

یعنی اے ممدوح تیرا وزیر ابو بکر ابن زیدون ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مانند ہے اور تیرا مداح شاعر حسان مصیصی حسان بن ثابت مدّاحِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند ہے۔ اور تو خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مانند

اس پر بعض شارحین "شفا" نے کہا تھا کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر معتمد باللہ کو حسان شاعر نے کہہ دیا، اس پر علامہ خفاجی نے "شرح شفا" میں اور علامہ علی قاری نے اپنی شرح شفا میں اعتراض فرمایا اور تشبیہ کی بنا پر دعویٰ برابری کو خلاف قاعدہ مقررہ اہل فن قرار دیا۔ علامہ خفاجی نے "نسیم الریاض" میں فرمایا کہ ان شارحین کے کلام کو نہ ذکر کرنا ہی بہتر ہے۔

علامہ علی قاری نے فرمایا:

ترجمہ: "یعنی اس شعر حسان مصیصی پر شارحین نے مصنف کی تبعیت میں طویل کلام کیا ہے لیکن ان کا کلام اشکال سے خالی نہیں اس لئے کہ تشبیہ سے مشبہ بہ کیساتھ مشبہ کے کمال میں برابری لازم نہیں آتی بلکہ قاعدہ مقررہ ہے کہ مشبہ بہ اقوی ہوتا ہے سارے حالات میں"۔

اس میں تصریح ہے کہ تشبیہ میں برابری نہیں ہوتی ہے اگر کسی اعلیٰ درجہ کی چیز کو کسی ادنیٰ درجہ کی چیز سے بغرض سمجھانے مخاطب کو تشبیہ دے دی جائے تو اس کو توہین و تنقیص نہیں کہا جا سکتا ہے۔ صحیح بخاری شریف میں حدیث موجود ہے:

ترجمہ "یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول آپ پر وحی کس طور سے آتی ہے تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی کبھی مجھ پر وحی مثل گھنٹہ کی آواز کے آتی ہے" غور کیجئے کہ اس حدیث شریف میں وحی الٰہی کے نزول کو گھنٹہ کی آواز سے تشبیہ دی تا کہ مخاطب کی سمجھ میں آجاوے حالانکہ گھنٹہ کی آواز کو حدیث شریف میں شیطانی آواز فرمایا گیا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جس قافلہ میں گھنٹہ ہوتا ہے اس قافلہ میں رحمت کے فرشتے نازل نہیں ہوتے، کیا معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے توہین وحی فرمائی ہے؟ ۔۔۔۔ بہت سے لوگ صحیح قول میں عیب نکالتے ہیں حالانکہ یہ ان کی مریض سمجھ کی آفت ہے۔۔۔۔ پھر غور کیجئے یہی مولوی اشرف علی صاحب اپنی کتاب حفظ الایمان کے صفحہ ۸ کی پہلی سطر میں لکھتے ہیں:

"آپ ایجاد و بقائے عالم کے سبب ہیں"

یعنی تمام عالم کی پیدائش و ایجاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ہوئی اور تمام عالم کی بقا بھی آپ کے سبب سے ہے یعنی تمام عالم اپنی پیدائش و بقا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ شریفہ کا حاجت مند ہے

پھر اسی حفظ الایمان صفحہ ۹ پر ہے:

"نبوت کیلئے جو علوم لازم و ضروری ہیں وہ آپ کو تمام علم حاصل ہو گئے تھے"۔

اس میں صاف بیان ہے کہ جو علوم نبوت کے لئے لازم و ضروری تھے وہ علوم آپ کو تمام و کمال کے ساتھ حاصل ہو گئے تھے جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کو تمام عالم کی پیدائش اور تمام عالم کی بقا کا سب مان رکھا ہے اور تمام علوم عالیہ شریف لوازم نبوت کا جامع مان رہا ہے کیا۔ معاذ اللہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کی برابری زید و عمر و مجانین و بہائم و حیوانات کے علم سے کرے گا۔؟

افسوس عقل و انصاف کو ترک کر دینا اور اپنی انفرادی رائے کو تمام اہل علم کی رائے پر ترجیح دے دینا جب کہ مصنف خود اپنی عبارت کے لئے اس مضمون کا انکار صریح کر رہا ہے اور دوسرے اہل علم بھی اس خبیث مضمون کو اس عبارت کیلئے نہیں مانتے اس پر بھی وہی کہنا دین و دیانت کے خلاف نہیں تو اور کیا ہے؟

اللھم اغفر امتہ محمد صلی اللہ علیہ و سلم۔

پھر بسط البنان صفحہ ۱۲ پر مصنف خود کہہ رہے ہیں:

"کہ یہ علوم تو آپ کے مثل دوسرے انبیا و ملائکہ کو بھی حاصل نہیں۔ الخ"

اس پر بھی یہ کہنا زید و عمر وغیرہ کے علم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر بتا دیا۔ مرغی کی مرغی کی ایک ٹانگ کہے جانا صریح بے انصافی اور ظلم ہے۔ الحاصل اگر بقول مولوی شریف الحق کے تشبیہ ہی مان لی جائے تو بھی تنقیص و توہین نہیں پائی جاتی ہے جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا ہے کہ لفظ ایسا زبان اہل ہند میں تشبیہ یا برابری کے معنے کے لئے متعین ہرگز نہیں"۔ (انکشاف حق: ص 127 تا 132)

(۳) رضا خانیوں کے سب سے بڑے مدرسے جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے فاضل کٹر بریلوی عالم، مولانا ناصر رامپوری مصباحی صاحب نے بھی عبارت حفظ الایمان کا دفاع کیا اور حفظ الایمان کے دفاع میں

اپنے ہی ہم فرقہ مولویوں سے فیسبک پر بحث ومباحثہ کیا۔مولانا موصوف کی ایک طویل تحریر یہاں نقل کر رہا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا توصیف رضا سنبھلی کی غلطی اور اس کی اصلاح

ناصر رامپوری مصباحی..........۳۰/اگست ۲۰۲۳ء

حفظ الایمان کے اندر علم غیب کی کُل اور بعض کی طرف تقسیم کی گئی ہے،کل کا بطلان کیا جو متفق علیہ ہے، پھر کل کی نقیض کے طور پر بعض کو ذکر کیا جو یقیناً مطلق بعض کے معنی میں متعین ہے،کُل کی نقیض ہونے کی وجہ سے، اگر آپ یہاں مطلق بعض نہیں لیں گے تو عبارت میں تحریف کرنا پڑے گی اور عبارت کا معنی فاسد ہوجائے گا۔اور جب مطلق بعض ہی بہر صورت متعین ہے بطور نقیضِ کُل، تو مصنف نے اسی میں عدم تخصیص کی بات کہی ہے، یعنی مطلق بعض علم غیب رکھنے میں رسول اللہ کی تخصیص نہیں، کیوں کہ یہ غیر نبی کو بھی حاصل ہے۔

مصنف کی مطلق بعض ہی مراد ہے، اس کی توضیح وتصدیق جتنی عبارت عموماً علمائے بریلی نقل کرتے ہیں اس کے فوراً بعد کی عبارت سے بھی ہوجاتی ہے، جو اس طرح ہے: ”کیوں کہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے سے مخفی ہے۔“

اب یہاں اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس میں تشبیہ ہے، رسول اللہ کے علم کو غیر نبی کے علم سے تشبیہ دی ہے، جو درست نہیں، کیوں کہ رسول کا علم کماً و کیفاً یعنی کوانٹیٹی اور کوالٹی دونوں اعتبار سے اعلی وارفع ہے، لہذا مساوات وعدم اختصاص کا حکم لگانا کفر ہے۔

لیکن غور کیجیے، مطلق بعض ہی میں عدم اختصاص کی بات المواقف للایجی کے اندر ہے الفاظ ہیں ”والبعض لا یختص بہ ای بالنبی“ اور اسی بات کو علامہ سید شریف جرجانی نے عدم امتیاز سے تعبیر کیا ہے، کلمات ہیں” فلا یتمیز بہ النبی عن غیرہ“ (دیکھیے شرح المواقف)

معلوم ہوا مطلق بعض میں غیر اللہ کے درمیان نبی وغیر نبی میں اختصاص و امتیاز نہیں نہ کماً نہ کیفاً، ورنہ علامہ عضد الدین ایجی اور علامہ سید شریف جرجانی علی الاطلاق انکار نہ کرتے، دراصل نبی اور غیر نبی کے علم

میں بعضیتِ کثیرہ وقلیلہ کے اعتبار سے کماً وکیفاً فرق و امتیاز ہے۔

مولانا توصیف رضا سنبھلی مولانا طارق ازہری کی ایک پوسٹ میں کمنٹ کرکے کہتے ہیں کہ نبی کے مطلق بعض علم غیب اور غیر نبی کے مطلق علم غیب میں بھی فرق و امتیاز ہے، میں نے اسی لیے یہ وضاحت کی، تاکہ مولانا توصیف اپنی غلطی کی اصلاح کرلیں۔

ہماری مذکورہ پوسٹ پر بریلوی فضلا کے شبہات اور اُن کا ازالہ

ناصر رامپوری مصباحی ۲/ستمبر ۲۰۲۳ء

حفظ الایمان کے اندر پہلے مطلق علم غیب کو رسول اللہ کے لیے ثابت تسلیم کیا۔اس کے بعد مطلق علم غیب کی دو قسمیں کیں کُل اور بعض۔کُل کو خاصہ ذات باری تعالی ٹھہرایا اور رسول اللہ کے لیے عقلاً ونقلاً باطل قرار دیا جو صحیح ہے۔اس کے بعد بعض علم غیب کی بات آئی۔تو جس طرح اولاً مطلق علم غیب کی دو قسمیں لیں،کل اور بعض۔اب مطلق بعض علم غیب کی بھی دو قسمیں ہوں گی، بعضِ کثیر اور بعض قلیل، بلکہ یہاں ایک قسم اور کرسکتے ہیں، بعض مطلق (یعنی ایسا بعض جو کل سے صرف ایک کم ہے)

اب جیسا کہ ہم نے پچھلی پوسٹ میں لکھا کہ مولانا تھانوی نے مطلق بعض علم غیب میں تشبیہ دی ہے اور اس میں تخصیص کا انکار کیا ہے جو بالکل درست ہے۔مطلق بعض علم میں رسول اللہ کی تخصیص نہیں کا مطلب ہے کہ علم غیب کی طرف اضافت کرتے ہوئے ایسا نہیں کہ بعض کا لفظ صرف رسول اللہ کے لیے یعنی آپ کے علم غیب کے لیے ہی خاص ہے، بلکہ اس کا اطلاق غیر نبی کے لیے یعنی غیر نبی کے علم غیب کے لیے بھی درست ہے کیوں کہ کچھ نہ کچھ علم غیب غیر نبی کو بھی حاصل ہوتا ہے اور اتنے سے ہی وہاں بعض یعنی مطلق بعض صادق آجائے گا۔

معلوم ہوا کہ مطلق بعض علم رکھنا نبی کا خاصہ نہیں، نہ ہی غیر نبی کا خاصہ ہے، بلکہ مطلق بعض میں نبی وغیر نبی سب شریک ہیں۔اگر یہ خاصہ ہے تو غیر اللہ کے عنوان کا خاصہ ہے، یعنی غیر اللہ کا خاصہ ہے جس طرح کُل علم غیب یا غیر متناہی علم غیب یہ ذات واجب الوجود کا خاصہ ہے۔

اب یہاں دو باتیں توجہ سے سمجھ لیجیے۔عبارت میں اصلاً دو لفظ زیر بحث ہیں، ایک ”علم“ اور دوسرا ”بعض“۔علم سے مراد علم غیب ہے۔اب علم اور بعض یہ دو لفظ ہیں، ان میں ہر ایک کی ایک جہت مطلق ہونا ہے، یعنی جب لفظ مطلق ان کے شروع میں آئے۔مطلق علم اور مطلق بعض۔شروع میں مطلق لگنے سے معنی ہوا کہ کل بھی مطلق علم میں شامل ہے اور کل سے کم علم بھی چاہے جتنا کم ہو، اس شامل ہے۔ویسے ہی مطلق بعض ہے کہ جو بعض کثیر (چاہے وہ کل سے صرف ایک ہی کم ہو) اور بعض قلیل (چاہیے وہ ایک ہی ہو) دونوں کو یکساں طور پر شامل ہے۔

اس کو اس طور پر سمجھ لیجیے کہ جیسے مطلق علم غیب یہ ذات باری تعالی کا خاصہ نہیں ہے۔اگر خاصہ ہوتا تو اس میں مخلوق شامل نہ ہوتی جب کہ مخلوق کو بعض علم غیب بہر حال حاصل ہے جس مطلق علم غیب کا اطلاق درست ہے۔تو جس طرح مطلق علم غیب خالق ومخلوق دونوں کے لیے عام ہے کسی ایک کا خاصہ نہیں، ویسے ہی مطلق بعض (یعنی مطلق بعض علم غیب) خالق کے مقابلے مخلوق کا خاصہ ہے لیکن مخلوق میں بلا فریق نبی وغیر نبی، سارے افراد مخلوق کو عام ہے۔

خاصہ کا مطلب پھر سمجھ لیجیے کہ جس میں دوسرا شریک نہ ہو، اس عنوان کا دوسرے پر اطلاق نہ درست نہ ہو۔جیسے مطلق علم غیب کا اطلاق یہ خاصہ ذات واجب الوجود نہیں۔نہ خاصہ مخلوق ہے، بلکہ دونوں کے لیے عام ہے۔ہاں کل علم غیب یہ ذات باری تعالی کا خاصہ ہے اور بعض علم غیب یہ مخلوق کا خاصہ ہے، لیکن مخلوق میں بلا تخصیص سب کو عام ہے کسی ایک کا خاصہ نہیں۔تو جس طرح مطلق علم خالق ومخلوق کسی ایک کا خاصہ نہیں، بلکہ خالق کا خاصہ اس کی ایک قسم یعنی کل علم غیب ہے اور مخلوق کا خاصہ اس کی دوسری قسم یعنی بعض علم غیب ہے۔

ویسے ہی بعض علم غیب جو کل کی نقیض کے طور پر ہے اور مطلق بعض کے معنی میں متعین ہے، یہ خاصۂ نبی نہیں، بلکہ یہ خاصہ مخلوق ہے لیکن مخلوق میں سارے افراد مخلوق کے لیے بلا تفریق نبی وغیر نبی، انسان وغیر انسان، سب کو عام ہے۔ہاں بعض علم غیب (بمعنی مطلق بعض علم غیب) کی ایک قسم جو بعض کثیر ہے، یہ ضرور رسول اللہ کا خاصہ ہے، یعنی مطلق بعض علم غیب میں بعضیت کثیرہ صرف رسول اللہ کو حاصل ہے آپ کے سوا کو

نہیں، آپ کے سوا جو ہیں اُن کو آپ کے مقابلے مطلق بعض علم غیب کی دوسری قسم بعضیت قلیلہ حاصل ہے۔مولانا تھانوی یہی کہنا چاہتے ہیں اور یہ درست ہے۔

اب یہاں بعض بریلوی فضلا کو ایک بڑا سہو ہوتا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ مولانا تھانوی نے اولا مطلق علم غیب کی دو قسمیں کیں، کل اور بعض۔کل کو اللہ کا خاصہ قرار دیا اور رسول اللہ کے لیے باطل ٹھہرایا جو درست ہے۔اور بعض علم غیب کے لیے کہا کہ اس میں رسول اللہ کی تخصیص نہیں ہے۔حالاں کہ اس میں کم اور کیف کے اعتبار سے رسول اللہ کی تخصیص ہے۔یہاں بریلوی فضلا غلطی یہ کرتے ہیں کہ بات چل رہی ہے مطلق بعض کی اور یہ یہاں کم اور کیف کو لے آتے ہیں۔یہ حضرات کہتے ہیں کہ کم کثیر اور کیف کامل تر یہ رسول اللہ کے علم غیب کا خاصہ ہے۔جب کہ ہمارا کہنا یہ ہے کہ یہ تو مطلق بعض جو مقسم ہے اُس کی بعض اقسام کی بات ہوئی۔جب کہ زیر بحث مطلق بعض ہے جو کم کثیر وقلیل واقل اور کیف ناقص وکامل وکامل ترین سب کو یکساں شامل ہے۔

حفظ الایمان میں اسی مطلق بعض کی تخصیص کا انکار ہے جو بالکل درست ہے کیوں کہ نفس بعضیت یہ غیر نبی کے لیے بھی ثابت ہے۔جس طرح سے مطلق علم غیب یہ خاصۂ خدائے تعالی نہیں کیوں کہ اس میں مخلوق بھی شامل ہے، خاصۂ خدائے تعالی علم کل ہے مقداراً اور علم اکمل ہے کیفاً۔یہاں یہ بھی سمجھ لیجیے کہ مطلق کم اور مطلق کیف بھی خاصہ خدائے تعالیٰ نہیں ہے۔بلکہ کم میں کلیت خاصہ ہے اور کیف میں اکملیت۔ بریلوی فضلا دوسری غلطی یہ کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ کُل علم غیب اور بعض علم غیب یہ اقسام ہیں اور ان کا مقسم مطلق علم ہے۔اور عبارت میں تقسیم علم سے قبل مقسم یعنی مطلق علم کو رسول اللہ کے لیے ثابت مانا ہے جس کی ایک قسم کل علم غیب ہے جس کو خاصہ خدائے تعالی کہا ہے جو درست ہے۔لیکن دوسری قسم جو بعض علم غیب ہے، یہ رسول اللہ ہی کا علم تو ہے۔تو یہ بعض، مقید ہے خاص ہے، مطلق بعض نہیں۔یہ بریلوی فضلا کا سہوِ فکر ہے۔

یہاں پہلی بات یہ سمجھ لیں کہ اولاً مطلق علم غیب جو رسول اللہ کے لیے ثابت مانا وہ مشروط تسلیم ہے، یعنی اس شرط کے ساتھ کہ آگے خرابی لازم نہ آئے۔لیکن فوراً خرابی لازم آئی کہ کل علم غیب یہ رسول اللہ کے لیے

نہیں ہے بلکہ صرف ذات باری تعالی کے لیے خاص ہے، اس خرابی کی وجہ سے اب جو مطلق علم غیب تھا وہ اپنی موجودہ حیثیت اطلاق کے ساتھ رسول اللہ کے لیے ثابت نہیں رہا۔اس کے بعد ہم نے اس کی ایک قسم جو بعض علم غیب بمعنی مطلق بعض علم غیب ہے اُسے رسول اللہ کے لیے مشروط طور پر ثابت و تسلیم کرلیا، یعنی اس شرط کے ساتھ کہ آگے خرابی لازم نہ آئے لیکن خرابی لازم آگئی اور وہ یہ کہ مطلق بعض علم غیب، غیر نبی کو بھی حاصل ہے، لہذا اس خرابی کی وجہ سے مطلق بعض علم غیب بھی اپنی موجودہ حیثیت اطلاق کے ساتھ رسول اللہ کا خاصہ نہ رہا۔بلکہ مطلق بعض کی ایک قسم جو بعض کثیر کماً و کیفاً ہے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے۔

ورنہ اگر بریلوی فضلا کی بات درست مان لی جائے تو سوال مطلق علم غیب کی پہلی قسم پر بھی ہوگا کہ وہ داہرۂ علم غیب نبوی سے کیسے نکل گیا جب کہ مقسم میں وہ شامل ہے اور مقسم پہلے ہی رسول اللہ کے لیے ثابت و تسلیم لیا گیا ہے۔لہذا بریلوی حضرات اپنی علمی خطا درست کریں۔اصل یہ ہے کہ وہ تسلیم مشروط ہے اس شرط کے ساتھ کہ آگے خرابی لازم نہ آئے۔اور بالکل اسی طرح کل علم غیب کی نقیض کے طور پر جو بعض علم غیب بمعنی مطلق بعض علم غیب ہے یہ بھی مشروط طور پر ہی تسلیم ہے اس شرط کے ساتھ کہ آگے کوئی خرابی لازم نہ آئے۔لیکن خرابی لازم آگئی اور وہ یہ کہ مطلق بعض علم غیب تو غیر نبی کے لیے بھی ثابت ہے، لیکن اب مشروط طور پر تسلیم کیے گئے مفروضہ کی تقسیم کی جائے گی اور اس کی ایک قسم ہی رسول اللہ کے لیے خاص ہوگی اور وہ ہے مطلق بعض علم غیب میں سے بعض کثیر کماً و کیفاً، یہ رسول اللہ کے لیے خاص ہے۔

مجھے اس تفصیل سے بتانا یہ ہے کہ مولانا تھانوی نے کل علم غیب کی نقیض کے طور پر جو بعض علم غیب ذکر کیا ہے وہ مطلق بعض علم غیب کے معنی میں متعین ہے ورنہ عبارت میں تحریف ہو جائے گی اور عبارت کا معنی مراد فاسد ہو جائے گا۔اور مولانا تھانوی کی یہ بات درست ہے کہ مطلق بعض علم غیب یہ رسول اللہ کے لیے خاص نہیں ہے۔اس میں تشبیہ دیں یا مساوات کا قول کریں یہ کفر وضلالت نہیں بلکہ حق و ہدایت ہے۔ ہاں مولانا تھانوی کی عبارت پر ابھی یہ اعتراض باقی ہے کہ قول مساوات اور قول عدم تخصیص اگرچہ علمی و تحقیقی طور پر درست ہے لیکن انداز تعبیر اور طرز تفصیل و تمثیل غلط ہے۔مگر یہ دوسرا اعتراض ہے جب کہ سر دست ہماری تحریر

اور سابقہ پوسٹ میں زیر بحث، صرف اعتراض اول اور اُس کا جواب ہے۔واللہ اعلم"- (حوالہ: بذریعہ فیسبک)

قارئین! غور فرمائیں۔ بریلوی جماعت علماء محققین، مفتی خلیل خان برکاتی، علامہ ظفر ادیبی، مولانا ذیشان احمد مصباحی، مولانا ناصر رامپوری وغیرہ حضرات عبارت حفظ الایمان میں نہ تشبیہ مان رہے ہیں نہ گستاخی۔ جبکہ فاضل بریلوی کے اندھے مقلدین بشمول امین القادری صاحب تو کہتے ہیں "صریح گستاخی ہے"۔اگر صریح گستاخی ہوتی تو کیا رضاخانیوں کے ان علماء کو نظر نہ آتی؟

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا تھا چاک دامن ماہ کنعاں کا

"حسام الحرمین" کی حیثیت علمائے بریلویہ کی نظر میں

امین القادری نے جس کتاب "حسام الحرمین" پر عوام سے ہاتھ اٹھا کر تائید کروائی، اُس کتاب کی خود بریلوی علماء کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں ہے۔بریلویوں کے علماء ومشائخ کی اکثریت نے حسام الحرمین کو عملاً وقولاً رد کیا۔بلکہ آج کل تو مٹھی بھر مولوی نما جاہلوں کے سوا کوئی بھی اس فتنہ انگیز کتاب کو پوچھنے والا نہیں ہے۔ ایک رضاخانی مولوی صاحب اس بات کا اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مقام افسوس ہے کہ بعض ہمارے ہی افراد نے اتحاد امت کے نام پر حسام الحرمین پر قیل وقال شروع کر دیا ہے۔" (ماہنامہ جہانِ رضا لاہور: شمارہ، اپریل ۲۰۲۱ء، ص ۳۳)

مولوی صاحب نے اگرچہ "بعض" کہا۔مگر "ہمارے ہی افراد" کہہ کر اتنا تو بہرحال تسلیم کرلیا کہ حسام الحرمین پر علماء بریلویہ متفق نہیں ہیں۔

ایک اور رضاخانی مولوی صاحب لکھتے ہیں:

"اعلی حضرت اور مفتیِ اعظم ہند کی تحقیقات سے اختلاف کیا جا سکتا ہے،، یہ کہہ کر بعض علمائے جامعہ اشرفیہ مبارک پور نے "حسام الحرمین" کو نشانہ بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔" (امیتاز اہل سنت: ۱۶۴)

اس حوالے سے معلوم ہوا "حسام الحرمین" کو رد کرنے والے کوئی عام لوگ نہیں بلکہ رضاخانیوں کے "علماء" ہیں اور علماء بھی چھوٹے موٹے مدرسے کے نہیں رضاخانیت کے سب سے بڑے ادارے جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے ہیں۔

واضح رہے کہ محض علمائے جامعہ اشرفیہ یا آج کل کے ہی بعض بریلوی علماء حسام الحرمین کو رد کر رہے ہیں، ایسا نہیں ہے۔ رضاخانی جماعت کے فیضِ ملت مفتی فیض احمد اویسی بہاولپوری لکھتے ہیں:

"امام اہل سنت رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے معاصرین اہل سنت علماء کرام کو اپنے ساتھ ملانے کی بڑی کوشش فرمائی لیکن بجائے تعاون کے بعض تو اس قدر مخالف ہو گئے کہ مقدمہ بازی پر تُل گئے جیسے بعض علمائے دکن وعلمائے بدایوں وعلمائے رامپور وعلمائے فرنگی محل رحمہما تعالیٰ نے بعض مسائل میں و دیگر وجوہ سے آپ کے ساتھ کیا کیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ اتنا شدید ردعمل ممکن ہے آپ کے ساتھ بیگانوں نے نہ کیا ہو۔ (شرح حدائق بخشش، جلد سوم: ۲۶۷)

یعنی دیوبندیوں سے زیادہ شدید ردعمل خود ان کے اپنے علماء نے کیا۔ اب فرداً فرداً چند دیگر شہادتیں بھی ملاحظہ کیجئے۔

(۱) رضاخانی مفکر اسلام، سابق استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور علامہ ظفرادیبی صاحب، "جب ان سے حسام الحرمین کی تائید وتصدیق کے لیے کہا گیا تو انہوں نے یہ کہہ کر تائید وتصدیق سے انکار کر دیا کہ کتاب اللہ کے سوا کسی کتاب کی حرف بحرف تصدیق نہیں کی جا سکتی۔" (ملاحظہ ہو امتیاز اہلسنت: ص ۱۳۹)

(۲) رضاخانیوں کے امیر اہلسنت نام نہاد تحریک دعوت اسلامی کے بانی مولوی الیاس عطار قادری صاحب جب پہلی مرتبہ کراچی سے بمبئی آئے تو بمبئی کے تمام رضاخانی علماء ان کے پاس گئے اور کہا حسام الحرمین پر دستخط کر دیں۔ تو مولانا الیاس عطاری صاحب نے حسام الحرمین پر دستخط کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ (دعوت اسلامی ایک المیہ: ص ۲۸۷ مصنف خلیفہ رضاخانی مفتیٔ اعظم، مولوی عبدالستار ہمدانی)

(۳) رضاخانی تاج العلماء وتاج العرفاء سید شاہ محمد میاں مارہروی کے مرید وخلیفہ، مفتی خلیل احمد

خان برکاتی بجنوری صاحب لکھتے ہیں:

"جن علماء ہندوستان کو مضامین واحکام حسام الحرمین سے اتفاق نہیں ہے ان میں مولانا ارشاد حسین صاحب مرحوم رامپوری ومولانا سلامت اللہ صاحب مرحوم رامپوری ومولانا عبدالغفار خانصاحب مرحوم رامپوری و مولانا کرامت اللہ صاحب مرحوم رامپوری ومولانا نذیر احمد خان صاحب مرحوم لکھنوی ومولانا عبدالقادر صاحب مرحوم بدایونی ومولانا نذیر احمد خانصاحب مرحوم مدرس مدرسہ طیبہ احمد آباد (گجرات) مرّد اول براہین قاطعہ و مولانا محمد علی مونگیری بھی ہیں ان حضرات کے تحریری ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں۔" (انکشاف حق: ص۳۶-۳۵)

(۴) علماء فرنگی محل نے بھی حسام الحرمین کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا تھا، چنانچہ مولانا عبدالباری فرنگی محلی نے ۱۳۳۱ ہجری میں فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان صاحب کے گھر جا کر حفظ الایمان شریف کی عبارت پر فاضل بریلوی سے مناظرہ کیا، جس میں فاضل بریلوی کو شکست فاش ہوئی یعنی مولانا عبدالباری فرنگی محلی نے فاضل بریلوی کے منہ پر حسام الحرمین کو ٹُھکرایا۔ (ملاحظہ ہوں، سیرت انوار مظہریہ: صفحہ 292)

فاضل بریلوی، مولانا عبدالباری کے نام ایک خط میں اسی شکست کا رونا روتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اصل واقعہ یہ ہے کہ جناب ۱۳۳۱ھ میں غریب خانہ پر تشریف لائے تھے تھانوی صاحب کے کفر و ارتداد وملعون کا تذکرہ چلا جناب نے حسبِ عادت حمایت ارتداد فرمائی اور اس کی عبارت توہین سرکار رسالت سے پاک بتائی۔" (الطاری الداری: حصہ سوم، ص 12)

اندازہ لگائیں کہ جب فاضل بریلوی اپنے دوست کے سامنے عبارت حفظ الایمان میں گستاخی ثابت نہ کر سکے، تو اگر حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے سامنے مناظرہ بلند شہر میں تشریف لے آتے تو کیا حشر ہوتا؟ مناظرہ بلند شہر کی تفصیل کے لیے "قاصمۃ الظہر فی بلند شہر" ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا عبدالباری فرنگی محلی، فاضل بریلوی کے نام ایک خط میں بابانگ دہل علماء دیوبند کے متعلق

اپنے اکابر کا مسلک بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس قدر التماس ہے کہ ہمارے اکابر نے اعیان علمائے دیوبند کی تکفیر نہیں کی ہے اس واسطے جو حقوق اہل اسلام کے ہیں اُن سے اُن کو کبھی محروم نہیں رکھا مولوی قاسم صاحب (نانوتوی) کے نام کے خط و کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں۔" (الطاری الداری: حصہ دوم ص ۱۶، رضائے خواجہ پبلی کیشنز)

واضح رہے کہ مولانا عبدالباری فرنگی محلی کوئی چھوٹے موٹے مولوی نہیں، بلکہ رضاخانیوں کے صفِ اول کے اکابر میں سے ہیں اور فاضل بریلوی کے دوست۔ چنانچہ رضاخانی مولوی محمود احمد قادری نے اپنی کتاب "تذکرۂ علمائے اہلسنت" میں اور رضاخانی علامہ عبدالحکیم شرف قادری نے اپنی کتاب "تذکرۂ اکابر اہلسنت" میں مولانا عبدالباری فرنگی محلی کو اپنے اکابر میں شمار کیا ہے۔ اس کے علاوہ رضاخانی مولوی ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی صاحب لکھتے ہیں:

"قیام الملت والدین حضرت مولینا شاہ عبدالباری فرنگی محلی، اہل سنت کے معروف عالم دین، بلند پایہ روحانی پیشوا، فرنگی محل لکھنؤ کی مذہبی روایات کے امین اور آخری علمی تاجدار تھے۔ حضرت مولینا اور امام احمد رضا باہم دوست اور ایک دوسرے کے قدر شناس تھے۔" (کلیات مکاتیب رضا: ص ۳۳)

تو مولانا عبدالباری فرنگی محلی رضاخانیوں کے قیام الملت والدین، روحانی پیشوا، علمی تاجدار، مذہبی روایتوں کے امین اور فاضل بریلوی کے دوست تھے۔ اس کے باوجود حسام الحرمین کو فاضل بریلوی کے سامنے لات مار دیا، سبحان اللہ! اس سے اندازہ لگالیں کہ خود رضاخانی مذہب میں حسام الحرمین کی کیا اوقات ہے۔!!!

(۵) رضاخانی مولوی ہاشمی میاں کچھوچھوی کے ابّو جان، یعنی رضاخانیوں کے محدثِ اعظمِ ہند مولوی سید محمد کچھوچھوی کے متعلق مظہر اعلیٰ حضرت مولوی حشمت علی رضاخانی نے اپنی کتاب "ستر باادب سوالات" میں یہ انکشاف کیا کہ محدث اعظم کچھوچھوی نے بمبئی میں دیوبندیوں کی بنائی ہوئی فاروقی مسجد میں دیوبندی امام کے پیچھے نماز جمعہ ادا فرمائی حالانکہ محدث اعظم کو لوگ روکتے بھی رہے کہ یہ امام دیوبندی ہے نماز مت پڑھئے مگر محدث اعظم نہ مانے اور نماز ادا کی۔ ملاحظہ ہوں، ستر باادب سوالات، صفحہ ۳۳-۳۲)

گویا محدث اعظم نے بھی حسام الحرمین کو جوتے کی نوک پر اڑا دیا۔

مولوی حشمت علی رضوی نے اپنی اسی کتاب "ستر باادب سوالات" میں یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے ذمہ داران اراکین عوام علماء مشائخ سبھی نے حسام الحرمین کو عملاً رد کر دیا ہے۔ واضح رہے کہ رضاخانی محققین نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اراکین و ذمہ داران کی تعداد ۵ سے ۷ ہزار بتائی ہے اور کانفرنس میں شرکت کرنے والے عوام علماء و مشائخ کی تعداد لاکھوں میں، گویا لاکھوں لوگوں نے حسام الحرمین کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا۔

(۶) حسام الحرمین کی تائید میں رضاخانی مظہر اعلی حضرت مولوی حشمت علی رضوی نے "الصوارم الہندیہ" مرتب کی۔ تو ردعمل میں مولانا عبدالرؤف خاں جگن پوری رحمہ اللہ نے ایک استفتاء لکھ کر ملک بھر کے مدارس و دارالافتاؤں میں بھیجا، اس استفتاء میں پہلا اور بنیادی سوال یہ تھا کہ:

"کیا واقعی بقول حشمت علی رضاخانی کے حضراتِ اکابر علماء دیوبند کافر ہیں؟ (برأۃ الابرار: ص ۹۲)

یہ استفتاء جامعہ عباسیہ بھاولپور بھی بھیجا گیا۔ تو وہاں کے شیخ الجامعہ حضرت پیر مہر علی شاہ مرحوم کے خلیفہ مولانا غلام محمد گھوٹوی صاحب نے اس سوال کے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

"اکابر علماء دین ہرگز کافر نہیں بلکہ بڑے اولیاء اللہ ہیں۔" (برأۃ الابرار: ص ۹۸)

مولانا غلام گھوٹوی صاحب علماء دیوبند کو مسلمان بلکہ اولیااللہ قرار دے رہے ہیں جبکہ حسام الحرمین میں ایسے شخص کو کافر گردانا گیا ہے لہذا فاضل بریلوی کے فتوے سے گھوٹوی صاحب کافر اور گھوٹوی صاحب کو خلافت عطا کر کے پیر مہر علی شاہ گولڑوی کافر قرار پائے۔

واضح رہے کہ مولانا غلام محمد گھوٹوی صاحب کو رضاخانی علامہ عبدالحکیم شرف قادری نے "تذکرہ اکابر اہلسنت" میں اپنے اکابر میں شمار کیا ہے۔

اگر رضاخانی حضرات "برأۃ الابرار" میں درج گھوٹوی صاحب کے مزکورہ فتوے سے انکاری ہوں یا جعلی قرار دینے کی کوشش کریں تو ان کی خدمت میں عرض ہے کہ "برأۃ الابرار" پہلی مرتبہ 1932ء میں شائع

ہوئی اور دوسری مرتبہ 1934ء میں ۔جب کہ مولانا گھوٹوی کا انتقال 1948ء میں ہوا۔یعنی برأۃ الابرار گھوٹوی صاحب کی حیات میں دو مرتبہ شائع ہوئی اور اشاعت کے بعد گھوٹوی صاحب 14 ۔ 16 سال تک حیات رہے مگر گھوٹوی صاحب کی طرف سے اس فتوے کی کوئی تردید نہیں کی گئی اور رضاخانیوں کا مشہور اصول ہے کہ تردید نہ کرنا دلیل تائید است ۔پس اگر کوئی رضاخانی فتوی مذکورہ مولانا گھوٹوی کا ہونے سے انکاری ہو،تو اسے چاہئے کہ اپنے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تردید میں گھوٹوی صاحب کی تحریری شہادت پیش کرے ۔!!!

بہر حال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ حسام الحرمین کی اوقات خود رضاخانی علماء کو مسلم نہیں ۔ہم کہاں تک بیان کریں؟ ردِ حسام الحرمین کی داستان اتنی طویل ہے کہ اگر کوئی رضاخانی چاہے بھی تو اسے نظر انداز نہیں کرسکتا۔مولانا ارشاد حسین رامپوری کے شاگردوں سے پیر مہر علی شاہ گولڑوی تک، جامعہ عباسیہ بہاولپور کے شیخ الحدیث مولانا غلام محمد گھوٹوی سے لے کر ضیاء الامت جسٹس پیر کرم شاہ ازہری تک، پھر موجودہ دور میں مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی منیب الرحمان، مجددِ رواں صدی ڈاکٹر طاہر القادری، دعوتِ اسلامی کے بانی مولوی الیاس عطار قادری، خانقاہ سید سراواں کے سجادہ نشین ابومیاں صاحب سے لے کر جامعہ نظامیہ حیدرآباد اور وہاں سے جامعہ اشرفیہ مبارک پور تک اتنی طویل فہرست ہے کہ گننے والے انگلیاں تھک جائیں مگر رد کرنے والے افراد ختم نہ ہوں۔

پھر اس سے بھی زیادہ دلچسپ قصہ تو یہ ہے کہ جو چند مٹھی بھر رضاخانی مولویان حسام الحرمین گلے میں لٹکا کر گھومتے ہیں وہ خود بھی اس فتنہ انگیز کتاب پر عملاً قائم نہیں ہیں ۔

مثال کے طور پر حسام الحرمین کی رو سے کسی بریلوی لڑکی کا نکاح دیوبندی لڑکے سے نہیں ہوسکتا اور جس خاتون کا شوہر دیوبندی ہو وہ اس کا نکاح باطل یعنی وہ زنا کروا رہی ہے ۔مگر حسام الحرمین لے کر گھومنے والے رضاخانی مولوی اس پر قائم نہیں، اُن کی اپنی بہن بیٹیاں دیوبندیوں کے ساتھ زنا خالص کروا رہی ہیں اور زنا سے پیدا ہونے والے بچے انہیں ماما، نانا، دادا کہہ رہے ہیں ۔ برامت مانیئے حوالہ پڑھیئے ۔

رضاخانی فقیہ الہند شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی خود اپنے بارے میں لکھتے ہیں:

"بتاریخ ۱۳ جمادی الاخرہ مطابق 6 نومبر 1999ء کو میری ایک رشتہ دار خاتون کا انتقال ہوگیا۔ میرے پاس ان کے گھر والوں نے اطلاع بھیجی، چونکہ ان خاتون کے شوہر مولوی محمد عمر مداپوری کے مرید ہیں ۔"الخ

آگے لکھتے ہیں:

"مولوی محمد عمر مداپوری کا روحانی رشتہ شاتمان رسول دیوبندی اکابر سے ہے"۔(اظہارِ حقیقت: صفحہ 1)

یعنی مفتی صاحب کی جس رشتہ دار خاتون کا انتقال ہوا تھا وہ کٹر دیوبندی کے نکاح میں تھی۔

یہ تو رشتہ دار خاتون کی بات ہے، اب سنیئے کہ مفتی صاحب کی سگی بہن بھی دیوبندی کے نکاح میں تھی، چنانچہ بریلوی مولوی قمر الدین نقشبندی صاحب پردہ چاک کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مفتی صاحب نے"اظہارِ حقیقت" میں ایک جگہ مرشد گرامی کے دیوبندیوں کے ساتھ تعلقات و رابط کا ذکر کیا ہے، وہ بتائیں کہ پہلے کس کے دیوبندیوں کے ساتھ تعلقات اور رشتے نہیں تھے ۔دور نہ جائیے خود ان کی سگی بہن خیر النساء کی شادی حاجی امانت اللہ (دیوبندی) سے ہوئی ہے ۔جو پورہ معروف محلہ ہانسا پوسٹ کرتھی جعفر پور ضلع مئو کے رہنے والے ہیں ۔اس وقت بھی ان کی بہن باحیات ہیں ۔اور ان کی 9 اولادیں ہیں جن کے نام یہ ہیں ۔حاجی عبدالحنان – عبدالمنان – حاجی عبدالسبحان محمد عثمان محمد سلیمان – عابدہ خاتون، راشدہ خاتون-صفیہ خاتون، فاطمہ خاتون اور سب باحیات ہیں علاوہ محمد سلیمان کے ۔"(حقیقت حال: ص 22)

صرف رشتہ نہیں بلکہ مفتی شریف الحق امجدی کی دادی کا جنازہ بھی دیوبندی امام نے پڑھایا چنانچہ یہی مولوی قمر الدین نقشبندی آگے لکھتے ہیں:

پورہ معروف میں ان کے اور بھی رشتہ دار (دیوبندی) ہیں صرف رشتہ ہی نہیں بلکہ ان کی دادی مرحومہ کی نماز جنازہ پورہ معروف کے مولوی ہدایت اللہ نعمانی (دیوبندی) نے پڑھائی تھی جو آج بھی باحیات ہیں ۔اب کوئی ان (مفتی شریف الحق) سے پوچھے کہ کیا انھوں نے اپنی دادی مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھی تھی یا

نہیں؟اور وہ خود اپنے فتویٰ کی روشنی میں کس کے ہم عقیدہ ہوئے۔" (حقیقت حال: ص 22)

ایک شریف الحق ہی کیا تقریباً ہر حسامی رضاخانی کے گھر کا یہی حال ہے، کسی کا چھپا ہے، کسی کا چھپا ہے۔ بریلوی علامہ ذیشان احمد مصباحی لکھتے ہیں:

"میں نے سنا تھا کہ علامہ ادیبی کی بعض رشتہ داریاں وہابی اور دیوبندی گھرانوں میں بھی تھیں۔ اس تعلق سے جب میں نے ذکر چھیڑا تو کہنے لگے کہ اس زمانے میں اس سے کون بچا ہے۔ بطور مثال اشرفیہ کے بعض نمایاں لوگوں کا نام لے کر بتایا کہ فلاں صاحب کی بیٹی ابھی کچھ دنوں قبل ایک دیوبندی سے بیاہی گئی ہے۔ میرے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔" (وہ خلد بریں ارمانوں کی: ص 112)

علامہ ذیشان مصباحی کے اختتامی جملے پر غور کریں: "میرے پیروں تلے زمین کھسک گئی"۔ اس سے معلومام ہوتا ہے علامہ ادیبی نے کسی بڑے حسامی مولوی کا پردہ فاش کیا تھا۔ علامہ ظفر ادیبی جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے سابق استاذ اور مفتی شریف الحق امجدی کے دوست تھے۔ ادیبی صاحب کے گھر کی لڑکیاں بھی دیوبندیوں کے نکاح میں تھی اسی کی صفائی دیتے ہوئے وہ فرما رہے ہیں کہ اس زمانے میں اس سے کون بچا ہے! یعنی وہابی دیوبندی گھرانوں میں تقریباً ہر حسامی رضاخانی کی بہن بیٹیاں بیاہی ہوئی ہیں۔ زیادہ دور مت جائیے اپنے شہر مالیگاؤں کی مثال لے لیجیے۔ تقریباً پانچ چھ سال قبل امین القادری صاحب اپنی ایک تقریر میں بریلوی تنظیم سنی جمیعۃ العلماء مالیگاؤں اور بریلویوں کے مدرسہ جامعہ حنفیہ سنیہ مالیگاؤں کے مولویوں کے متعلق فرما رہے تھے کہ:

"یہ مسلک اعلیٰ حضرت کے ٹھیکیدار ہمیں شریعت سکھائیں گے؟ جن کی بیٹیاں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے گھروں میں پرورش پا رہی ہیں۔ ان کے مدرسوں میں ٹرسٹی وہ لوگ ہیں جن کی بیٹیوں کا نکاح دیوبندیوں کے ساتھ ہوا ہے۔ جبکہ حسام الحرمین کی روشنی میں دیوبندیوں سے نکاح ہوتا ہی نہیں، تو جن کی بیٹیاں زنا کروا رہی ہوں اور زنا سے پیدا ہونے والے بچے جنہیں نانا دادا کہہ رہے ہوں، وہ ہمیں شریعت سکھائیں گے؟" (آڈیو ہمارے پاس محفوظ ہے)

قارئین، اب ذرا انصاف سے بتائیے کہ جب ان کے ہی گھر کے چراغ حسام الحرمین کے اندھیرے کو چیر چکے ہیں تو پھر رضاخانیوں کے شور و غوغا کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے؟ واہ رے نصیب! جس فتویٰ کو تم اپنی نجات کا سہارا سمجھتے ہو، اُسی کو تمہارے اپنے پیشوا اور اکابر و اصاغر چیر پھاڑ کر رد کر چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حسام الحرمین تلوار نہیں، محض زنگ آلود لوہے کا ایک بے جان ٹکڑا ہے، جسے لہرایا تو جاسکتا ہے، مگر اس سے کسی دشمن کو کیا، ایک تنکے کو بھی نہیں کاٹا جاسکتا۔

فاضل بریلوی کا رجوع :

بریلوی مفتی خلیل خان برکاتی صاحب اور حضرت بحر العلوم علامہ خالد محمود صاحب رحمہ اللہ کے مطابق، امر واقعہ یہ ہے کہ حسام الحرمین کے جواب میں جب علماء دیوبند کی طرف سے "المہند" شائع کی گئی، جس میں علماء دیوبند کی عبارات کا صحیح مفہوم واضح کیا گیا ہے، تو خود فاضل بریلوی بھی "المہند" کی وضاحت پر مطمئن ہو کر تائید سکوتی فرما گئے۔ وہ اس طرح کہ "المہند" کی اشاعت کے بعد تقریباً بارہ سال تک فاضل بریلوی حیات رہے مگر المہند کی تردید میں ایک لفظ بھی نہیں کہا جبکہ رضاخانی اصول یہ ہے کہ تردید نہ کرنا تائید کی دلیل سمجھی جاتی ہے۔ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

رضاخانی فیض ملت مفتی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

"السکوت من الرضا تائید سمجھی جاتی ہے۔" (کیا غوث اعظم وہابی تھے؟: ص 3)

تردید نہ کرنا دلیل تائید است

مفتی عبد المجید سعیدی لکھتے ہیں:

"اعلیٰ حضرت نے اس کی تعلیق میں اسے رد نہیں فرمایا، بلکہ برقرار رکھا ہے، جو دلیل رضا ہے"۔ (مصلحانہ کاوش: ص 54)

مولوی شفقات احمد صاحب لکھتے ہیں:

"خاموشی ویسے بھی نیم رضا ہوتی ہے"۔ (کردار یزید: ص 86)

غلام مصطفی مجددی لکھتے ہیں:

"تائید سکوتی فرمارہے ہیں"۔ (مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا:ص 74)

مولوی مسعود ارشد چشتی لکھتے ہیں:

"یہ کتاب منظور نعمانی صاحب کی زندگی میں ہی شائع ہوئی تھی مگر منظور نعمانی صاحب نے کبھی بھی اس مضمون سے اپنی برات اور بیزاری کا اعلان نہیں کیا، اگرچہ انہیں موقع بھی میسر تھا اور ایک رسالہ کی ادارت بھی حاصل تھی، مگر کبھی بھی اُس نے اس مضمون کی تردید میں ایک حرف تک نہیں لکھا، جس کا مطلب یہی ہے کہ یہ سارا کام اس کے ایماواشارہ اور رضا کے ساتھ سرانجام پایا"۔ (کشف القناع، ج1،ص 277)

پس ان اصولوں کے مدنظر فاضل بریلوی کا المہند پر سکوت فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ المہند کی وضاحتوں سے مطمئن ہوگئے تھے اور المہند کی تائید سکوتی فرماگئے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ فاضل بریلوی نے حسام الحرمین سے رجوع کرلیا تھا (رضاخانی اصول سے)

آخری گزارش :

رضاخانی جماعت کے قائد اہلسنت علامہ ارشد القادری لکھتے ہیں:

"اس سرگزشت کے خاتمے پر دیوبندی مذہب کے رہنماؤں کے کان میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ اس مردہ مذہب کا جنازہ اٹھائے پھرنے سے کیا فائدہ...؟ جو نہ آپ کے گھروں میں موجود ہے اور نہ آپ کی آبادیوں میں صرف کتابوں میں قید کرکے رکھنے کا مصرف، سوا اس کے اور کیا ہے کہ عوام کو لڑایا جائے، امت کا شیرازہ اتنا منتشر کردیا جائے کہ وہ کبھی جمع نہ ہوسکیں"۔ (دہلی سے سہارنپور ایک سفر: صفحہ 16)

پس آپ کی زبان میں عرض ہے کہ جب آپ کے آپ کے اکابر سے اصاغر تک اکثر علماء نے حسام الحرمین کو قولاً فعلاً ٹھکرادیا اور علماء دیوبند کو مسلمان مان لیا تو ہم بھی رضاخانی مذہب کے رہنماؤں سے کان میں ایک بات کہنا چاہتے ہیں کہ اس مردہ رضاخانی مذہب کا جنازہ اٹھائے پھرنے سے کیا فائدہ؟ جو نہ آپ کے گھر میں موجود ہے نہ آپ کی آبادیوں میں۔ اس مردہ مذہب کو صرف کتابوں میں قید کرکے رکھنے کا مصرف، سوا

اس کے اور کیا ہے کہ عوام کو لڑایا جائے اور امت کا شیرازہ اتنا منتشر کردیا جائے کہ وہ کبھی جمع نہ ہوسکیں۔!!!

ادیبی، برکاتی، مصباحی وغیرہ علماء کا انکار اور ہماری گرفت :

عبارت حفظ الایمان کی تائید اور حسام الحرمین کے رد میں جن بریلوی علماء کے حوالہ جات ہم نے نقل کیے ان میں بعض علماء کے متعلق رضاخانی حضرات کہتے ہیں یہ بریلوی یا رضاخانی نہیں ہیں، یعنی ہم ان کو نہیں مانتے۔

الجواب: ہم کہتے ہیں رضاخانی حضرات اپنے گھر کے اصولوں سے نابلد و نا آشنا ہیں۔ یہ علماء رضاخانی اصولوں کی رو سے "بریلوی، رضاخانی" ہی ہیں۔ ان علماء کا انکار کرنا اپنے ہی اصولوں سے انحراف کرنے کے مترادف ہے۔ رضاخانی اصول ملاحظہ فرمائیں۔

رضاخانی جماعت کے مناظر اعظم وضیغم اہلسنت، علامہ حسن علی رضوی لکھتے ہیں:

"بھلا جس پیر کے مولوی رشید احمد گنگوہی سے تعلقات ہوں یا جو شخص گنگوہی صاحب سے پڑھے یا مولوی گنگوہی صاحب سے پڑھے ہوئے مولوی حسین علی واں بچھراں سے پڑھے وہ سنّی بریلوی کب ہوگا ؟"

(محاسبہ دیوبندیت: جلد 1ص 406)

یعنی جس پیر کے مولانا گنگوہی سے تعلقات ہوں یا جو شخص مولانا گنگوہی سے پڑھے یا مولانا گنگوہی سے پڑھے ہوئے مولانا حسین علی واں بچھراں سے پڑھے وہ دیوبندی ہی ہوگا

یہی بات رضاخانی مناظر مولوی ارشد مسعود چشتی نے اپنے علماء کی پوری کیبنٹ کے ساتھ مل کر لکھی ملاحظہ ہو:

"مولانا کوثر نیازی صاحب دیوبندی تھے، عربی تعلیم عبدالحق ندوی صاحب سے حاصل کی...اس سے صاف ظاہر ہے کہ کوثر نیازی صاحب **کٹر دیوبندی تھے**" (کشف القناع جلد اول: ص 214,215)

ان حوالوں سے **معلوم ہوا** کہ کسی شخص کا دیوبندی علماء سے **محض** پڑھ لینا اس کے دیوبندی، بلکہ "کٹر دیوبندی" ہونے کی دلیل ہے

لہٰذا اب اسی اصول پر ہم کہتے ہیں کہ مفتی خلیل خان برکاتی، علامہ ظفر ادیبی، مولانا ناصر رامپوری، مولانا

ذیشان مصباحی وغیر ہم نے بریلوی فرقہ سے وابستہ علماء سے تعلیم حاصل کی ،لہزا آپ کے اصول سے یہ تمام کہ تمام علماء ”کٹر بریلوی“ ہوئے ۔

رضاخانی حضرات ایک دھوکا یہ بھی دیتے ہیں کہتے ہیں کہ ان علماء نے خود اپنے آپ کو بریلوی کہلانے سے انکار کیا ہے لہذا بریلوی نہ ہوئے ۔

جواباً عرض ہے کہ بالفرض ان علماء نے اپنے آپ کو بریلوی کہلانے سے انکار کیا بھی ہو تب بھی تمہیں مفید ،نہ ہمیں مضر ،کیونکہ اس انکار کی بنیاد پر بھی رضاخانی اصولوں کے مطابق ان علماء کو بریلویت سے خارج نہیں کیا جاسکتا وجہ؟ وجہ یہ کہ وہ مسلک بریلویت کے منکر نہیں ،بلکہ اپنے فرقے پر لفظ ”بریلوی“ کے اطلاق کے منکر ہیں وہ کہتے ہیں اپنے آپ کو بریلوی نہ کہو اہلسنت کہو ،چنانچہ رضاخانی علامہ یٰسین اختر مصباحی لکھتے ہیں :

”حضور مفتی اعظم ہند مولانا الشاہ مصطفی رضا نوری بریلوی (وصال محرم الحرام ۱۳۰۲/۱۹۸۱) ۱۹۶۰ء کی دہائی کے آغاز میں اپنے ایک فتوی میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہم وہی قدیم چودہ سو سالہ اہل سنت و جماعت ہیں اور وہابیہ دیابنہ ملاعنہ ،اہل سنت کو بریلوی کہتے ہیں ۔اگر کوئی تم کو بریلوی کہے تو شدت سے انکار کرو ۔“ (عرفان مذہب و مسلک :47)

یہاں فاضل بریلوی کے فرزند ،رضاخانیوں کے مفتیِ اعظم ،مولوی مصطفیٰ رضاخان فرما رہے ہے کہ کوئی تمہیں بریلوی کہے تو شدت سے انکار کرو اس سے تو کیا رضاخانی حضرات اپنے مفتیِ اعظم کو بھی بریلویت سے خارج قرار دیں گے؟؟؟

پھر ایک مفتیِ اعظم ہی کیا آپ کے مذہب میں لفظ بریلوی کا اطلاق بہت سے علماء ،بہت سے علماء پسند نہیں کرتے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں ۔

رضاخانی خیر الاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی لکھتے ہیں :

”نہ اہل سنت کو ”بریلوی“ کہنے کہلانے سے میری دل چسپی غیروں نے ایک خاص مقصد اور منصوبے کے تحت اہلسنت کو ”بریلوی“ یا ”رضاخانی“ کہنا شروع کیا ہے ہم ان کے معاون کیوں بنیں؟“

(تجلیات رضا ،صدر العلما محدث بریلوی نمبر ص:45 ،2007 ،بحوالہ :امیتاز اہل سنت :ص 144)

بریلوی علامہ ارشد القادری کے پوتے خوشتر نورانی کا رسالہ ”جام نور“ فروری 2006 کے شمارے میں لکھا ہے :

”لفظ ”بریلوی“ کی آڑ میں دشمن کی طرف سے ہمیں نیا فرقہ قرار دینے کی کوشش نہ بھی ہوتی تو بھی یہ لفظ جماعت کے لئے سم قاتل ہے ،یہ لفظ سواد اعظم اہلسنت کی تفریق کا باعث بن رہا ہے جن لوگوں کے خاندان ہمیشہ سے گمنام رہے ،وہ لوگ تو اس لفظ پر ناز کرنے لگے لیکن جن ”سنی خانوادوں“ میں قیادت و سیادت صدیوں سے چلی آتی ہے ،انہوں نے یہ تمغہ قبول کرنے سے انکار کر دیا“ (بحوالہ :امتیاز اہل سنت :ص 85)

ان حوالوں سے معلوم ہوا علماء بریلویہ کا ایک طبقہ اپنی جماعت پر لفظ ”بریلوی“ کا اطلاق پسند نہیں کرتا اور اسے غیروں کا دیا ہوا لفظ قرار دیتا ہے ۔تو کیا رضاخانی حضرات اپنے ان تمام علماء کا انکار کریں گے؟؟؟

پھر دوسری جانب یہ اصول بھی تو پڑھئے ۔رضاخانی شیخ الاسلام مدنی میاں اشرفی کچھوچھوی لکھتے ہیں :

”اب کوئی اشاعرہ سے ہو یا ماتریدیہ سے ،حنفی ہو یا شافعی ،مالکی ہو یا حنبلی ،اگر وہ صحیح طور پر معمولات اہلسنت کا حامل ہے تو حمایت اہلسنت کی روشنی میں بریلوی ہے اب بریلوی ہونے کے لئے فاضل بریلوی کی ذات گرامی تک کسی سلسلۂ علمی یا سلسلۂ نسبی یا سلسلۂ بیعت و ارادت کا پہنچنا یا شہر بریلوی میں مقیم رہنا ضروری نہیں رہ گیا اسی لیے تو ایسوں کو بھی بریلوی کہا جاتا ہے جس نے عمر بھر بریلی شریف کو خواب میں بھی نہیں دیکھا جس کا علمی یا نسبی یا کسی دوسری طرح کا کوئی سلسلہ فاضل بریلوی تک نہیں پہنچا بلکہ جہاں فاضل بریلوی کی آواز تک نہیں پہنچی ،اس اصطلاح نے بریلویت کو وہاں تک پہنچا دیا ...“ (ماہنامہ حجاز جدید نئی دہلی ستمبر ،اکتوبر 1989 بدلتے زاویے ص 4/5 بحوالہ :امیتیاز اہل سنت :ص 149)

مدنی میاں کا یہ جملہ خاص طور پر ذہن میں رکھیں کہ :”اگر وہ صحیح طور پر معمولات اہلسنت کا حامل ہے تو حمایت اہلسنت کی روشنی میں ’بریلوی ہے‘“ ۔

پس اس اصول سے بھی علامہ ظفر ادیبی ،خلیل برکاتی ،ناصر رامپوری و ذیشان مصباحی وغیرہ معمولات بریلویہ کے حامل ہونے کی وجہ سے حمایت بریلویہ کی روشنی میں بریلوی ہی ہیں لہذا ان علماء مزکورین کا محض بریلوی

کہلانے سے انکار کرنا رضاخانیوں کو مفید نہیں۔

ممکنہ اعتراض کا جواب :

یہاں کچھ رضاخانی یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ یہ علماء، دیوبندیوں کی تکفیر نہیں کرتے یا حسام الحرمین کو نہیں مانتے اس لیے ہم ان کو بریلوی ماننے کے لیے تیار نہیں

تو اس پر ہمارا جواب یہ ہے کہ،

جناب من! علماء دیوبند کی تکفیر تو تمہارے بہت سے اکابر علماء و بزرگوں نے بھی نہیں کی

مثلاً:

مولانا عبدالباری فرنگی محلی۔ جبکہ حفظ الایمان کی عبارت خود خان صاحب بریلوی نے ان کو دکھائی پھر بھی انھوں نے تکفیر نہیں کی اس کے باوجود بھی تم ان کو اپنا بزرگ مانتے ہو۔

اسی طرح بقول مفتی شریف الحق امجدی: مولانا ابوالحسن زید فاروقی صاحب بھی دیوبندیوں کی تکفیر نہیں کرتے جبکہ علماء دیوبند کی عبارات ان کے سامنے تھیں۔ پھر بھی تم نے ان کو اپنا علامۃ الدھر، شیخ الاسلام، امام عصر وغیرہ بنایا ہوا ہے

پیر مہر علی شاہ گولڑوی بھی دیوبندیوں کی تکفیر نہیں کرتے جبکہ حسام الحرمین انھوں نے دیکھی بھی تھی۔ پھر بھی آپ لوگوں نے ان کو اپنا "اعلیٰ حضرت گولڑوی" بنایا ہوا ہے

تو معلوم ہوا کہ اگر کوئی علماء دیوبند کی تکفیر نہ بھی کرے اور صرف عقیدے و معمولات میں تمہارے ساتھ اتفاق رکھے تب بھی تم اس کو اپنا بزرگ، پیشوا اور اعلیٰ حضرت مانتے ہو۔ لہذا یہاں بھی مانو۔

ختم شد

امین القادری کا نمائندہ
حافظ غفران اشرفی

حسام الحرمین سے متعلق سوال وجواب
مجلس درس قرآن۔ہاجرہ مسجد، محفوظ کالونی، مالیگاؤں
امین القادری
کو حسام الحرمین پر مناظرے کا
OFFICIAL


دیوبندی کا
کیجیے چرچا انہیں کا صبح و شام
جان کافر پر قیامت کیجیے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پر لعنت کیجیے
ظالمو محبوب کا حق تھا یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجیے
ناظرہ قبول


مولوی حسنین محفوظ نعمانی دیوبندی کا
چیلنج مناظرہ قبول
مولانا سید محمد امین القادری
OFFICIAL
فیض نعمانی
حضرت مولانا مفتی محمد حسنین محفوظ نعمانی مدظلہ العالی
کا


چیلنج مناظرہ تحریری طور پر اپنے دستخط
کے ساتھ جلد از جلد روانہ کرے
دیوبندی
کی کوشش نہ کرے
پائندہ باد

UFTI MUHAMMAD
ASNAIN MAHFOOZ
OMANI
محفوظ نعمانی
...i-E-Shariat Darulqaza, Malegaon
...taz-E-Hadees w Fiqh Mahad Millat
...ہدملت مالیگاؤں ● شیخ الحدیث جامعہ ام القری مالیگاؤں
...نمبر ۱ ۳، مالیگاؤں | دفتر: معہد ملت، گولڈن نگر، مالیگاؤں، (ناسک) مہار...
...asnainnomani9@gmail.com +91 9373512348

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امین القادری صاحب

السلام علی من اتبع الھدی

...موصول ہوئی، بیشتر گھنٹے دور ہے، ابھی بیشتر مدت بھی نہیں ہوئے ہیں نماز مغرب کے بعد جواب بھیج رہا ہوں!

...چیلنج آپ کو دیا گیا آپ ہی مناظرہ کریں گے، مستند علماء نے نہ مجھ کو تقریر کی اور نہ دوسری الکل ہمارے مخاطب
...ور نہ مستند علماء سے پوچھ کر بتائیں کہ جو قانونی کارروائی کی تیاری ہے، کیا آپ امین القادری کے بجائے ان
...ں اقرار کریں گے کہ شہر کے لاء اینڈ آرڈر کی خرابی اور دیوبندی عوام وخواص کی دل آزاری کا سبب وہ بنے ہیں اور
...واسکتے ہیں؟

...علماء کے سامنے پیش کی گئی تھی، ظاہر ہے وہ عربی میں تھی ہمارا اصرار عربی والی حسام پر اسی لیے ہے کہ ہمارے اکابر
...ری گئی، کئی جگہوں سے عبارتیں اٹھا کر کے ایک عبارت بنادی گئی، اب اسی کو ثابت کرتے ہے لہذا زیر بحث عربی حسا...
...لے حسام الحرمین کی قرآت ہوگی جو کہ آپ اصل حسام الحرمین سے فرمائیں گے۔

...ں کی ہیں سب وضع الوقتی ہیں، جو ان شاء اللہ مجلس مناظرہ میں آپ سے مناسب انداز میں حسام الحرمین پر با...

MUFTI MUHAMMAD
HASNAIN MAHFOOZ
NOMANI
محفوظ نعمانی
Qazi-E-Shariat Darulqaza, Malegaon
Ustaz-E-Hadees w Fiqh Mahad Millat
...ہدملت مالیگاؤں ● شیخ الحدیث جامعہ ام القری مالیگاؤں
...ٹ نمبر ۱ ۳، مالیگاؤں | دفتر: معہد ملت، گولڈن نگر، مالیگاؤں، (ناسک) مہاراشٹ...
hasnainnomani9@gmail.com +91 9373512348

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امین القادری صاحب

السلام علی من اتبع الھدی

...سے موصول ہوئی، جس میں آپ نے دوبارہ چیلنج مناظرہ کی تحریر کا مطالبہ کیا ہے، لہذا میں آپ کا یہ شوق بھی پورا کر رہا ہوں،
...لی تھی اور آپ کے ویڈیو کے کمنٹ باکس میں بھی بھیج دی تھی، دوسری تحریر وہ ہے جو آپ کے دوسرے ویڈیو میں کیئے گئے
...ابطہ مناظرے کے چیلنج کی تحریر جاری نہیں کی گئی، ان شاء اللہ نہ میں پیچھے ہٹنے والا ہوں نہ اپنی باتوں سے مکرنے والا۔
...ں کہ آپ کو میرا چیلنج ہے کیوں کہ آپ نے ۱۵ / دسمبر ۲۰۲۳ء کو حسام الحرمین کا نام لے کر فتنہ برپا کیا ہے لہذا عربی حسام
...لی کاروائی آگے بڑھے گی اور حسام الحرمین میں علمائے دیوبند پر تھوپی گئی عبارات کے ثبوت کا مرحلہ درپیش ہوگا۔ یہ تحریر میں
...کے چیلنج کے عنوان سے میں ویڈیو جاری کر چکا ہوں اور وہی میرا اصل مطالبہ ہے۔
...ر میں نے کل چیلنج کے لیے جاری کی تھی اور آج یہ تحریر جاری کر رہا ہوں ان سب کے چیلنج میں شروع سے اخیر تک آپ مخاطب ہیں،
...لف مناظر ہوں گے، مجھ سے سوال ہاجرہ مسجد میں آپ ہی کے متعلق کیا گیا تھا، جواب بھی مَیں نے آپ ہی کے متعلق دیا ہے، لہذا
...سے آپ راہ فرار اختیار نہیں کر سکتے۔
...اطب کیا گیا ہے، آپ کو چیلنج دیتے ہوئے بھی میں نے کہا کہ یہ سب میرا نسب مت پوچھو والی لین ہے، پھر میں نے کہا چیلنج والی ویڈیو
...ت ہے لہذا اسی پر کہتا ہوں کہ اگر پادری صاحب کا ارادہ ہو تو اصل حسام الحرمین لے کر بیٹھ جائیں" آپ کے بقول "مستند علماء" یہاں
...ں لئے چیلنج اس کو ہے جس نے نسب بدلا ہے۔
...نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ "اصل حسام الحرمین لے کر بیٹھ جائیں، میں بھی بیٹھ جاؤں گا، کسی دوسرے کی مدد نہ
...لوی ہیں، قادری صاحب اصل کتاب کی شروع سے آخر تک عبارت پڑھ کر سنادیں، مناظرہ اسی شرط پر ہوگا"۔
...ہے اور از اول تا آخر پہلے عربی حسام الحرمین کی قرآت ہوگی یہ شرط ہے۔

مسجد صدر الشریعہ



یگاؤں

نیا اسلامپورہ، مالیگاؤں

ate 20/12/2023

وظ دیوبندی صاحب!

کی ایک ویڈیو چیلنج مناظرہ کی بابت؛ بنام ''امین القادری اور حسام الحرمین
پ نے ہمارے اکابر بالخصوص اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ
ان میں اپنی باطنی گندگی کو ظاہر کیا۔ اور اللہ و رسول کی شان میں لکھی گئی گستاخانہ
ملا کے فتاویٰ کا مجموعہ حسام الحرمین کے تعلق سے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی
آپ کی تمام کلپس میں آپ نے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان اور
ر ہم علمائے اہلسنت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ''ہم اس تلاش میں ہیں کہ کسی
کرلیں ہم اس کے لئے تیار ہیں کہ بیٹھ جائیے'' ۔ اس لئے ہم علمائے اہلسنت
ذیٰ کا مذاق اڑانے پر سخت مذمت کرتے ہیں اور اپنا دینی فریضہ ادا کرتے
ں کرتے ہیں اور اُصولی طور پر آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جلد از جلد مناظرہ
اور آپ کے بقول '' آر پار پر'' بات مکمل کی جائے۔ آگے کے معاملات کو طے
ساتھ مسجد صدر الشریعہ، نیا اسلام پورہ، مالیگاؤں میں مفتی نعیم رضا مصباحی
ابطہ کریں۔

UFTI MUHAMMAD
ASNAIN MAHFOOZ
OMANI
...zi-E-Shariat Darulqaza, Malegaon
...taz-E-Hadees w Fiqh Mahad Millat

محفوظ نعمانی

ر معہد ملت مالیگاؤں ● نائب قاضی شریعت دارالقضاء مالیگاؤں

ت نمبر ۳۱ مالیگاؤں | دفتر: معہد ملت، گولڈن نگر، مالیگاؤں، (ناسک) مہاراشٹر

asnainnomani9@gmail.com +91 9373512348

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امین القادری صاحب

السلام علی من اتبع الهدی

یلنج کی دو تحریریں آپ کو باضابطہ بھیج دی گئی تھیں، آپ نے ویڈیو میں کہا تھا کہ یہ تحریر آپ کی جامع
جائے، چناں چہ یہ مطالبہ بھی پورا کر دیا گیا مگر آج شام ایک تحریر جوابا موصول ہوئی طرفہ تماشہ یہ
کا نام آپ نے لیا تھا، ہنگامہ آرائی آپ نے کی، مناظرے کا چیلنج آپ کو دیا گیا، وہ ویڈیو میں
آپ نے مانگی، اپنی مسجد میں منگوائی، اور جب شام میں جوابی تحریر بغیر مہر کی آئی تو کوشش کی جا رہی
اہل سنت کی طرف سے تھی، وہ اس بار یہ مطالبہ ہے کہ مناظرہ علمائے اہل سنت کریں گے اور اس
مہر کے بجائے مسجد صدر الشریعہ نیا اسلام پورہ میں دی جائے اور مفتی غفران اشرفی کے بجائے مفتی نعیم
جنا آپ نے پورا مناظرہ ... بدلنے کی کوشش کی گئی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
جنا آپ نے برپا کیا اور یہ ہنگامہ کوئی ایک بار کا نہیں بار بار کا ہے اب جب بات تہ عالی کی آئی تو آپ
ہے ہیں، لہٰذا ہم عرض کرتے ہوں مناظرہ میں پہلے آپ اصل حسام الحرمین چھپیں گے پھر باقی کاروائی
عالم کو ساتھ رکھنا چاہیں تو آپ کو اس کی مکمل اجازت ہوگی، اگر یہ بھی منظور نہ ہو تو آخر مرحلے میں بہت
اور مہر سے اپنے لیٹر پیڈ پر تحریر کر دیں کہ آپ مناظرہ سے عاجز ہیں اور شکست تسلیم کرتے ہیں اس

Maulana Sayyad
Muhammad Ameenul Qadri
ادری
Ya Rasool Allah, Shaheed Abdul Hameed Road, Malegaon
ید روڈ، مالیگاؤں

11'15 p

مد للہ رب الغلمین و الصلوۃ و السلام علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین

نی دیوبندی صاحب! **السلام علیٰ من اتبع الھدی**

ظرہ سے متعلق آپ کی مرسلہ تحریر موصول ہوئی جو مبنی بر جہالت ہے لہٰذا آپ کے لیے ضروری ہے کہ حسب
سلہ تحریر پر اس کا انطباق ثابت کریں!

ب مبتلائے کفر و ارتداد ہوئے اور ان کو مسلمان جاننے کے سبب آپ پر بھی یہی حکم ہے بایں معنی آپ پر
ق آتا ہے اور مریض کے مرض کے رفع کے لیے اگر کوئی طبیب اپنے سے بڑے ماہر و حاذق طبیب کی طرف
ا ہے کہ اس سے اس کا مقصود مریض کا اعلیٰ طریقہ پر علاج کرانا ہے نہ کہ راہ فرار اختیار کرنا...... **اس کو فرار**

صاحب! مناظرہ کی گفتگو شروع ہونے سے اب تک ہم نے کبھی بھی آپ کو پابند نہیں کیا کہ آپ ہی مناظرہ
زادی ہے کہ آپ کریں یا آپ کی جماعت کے اکابر...... تو پھر آپ کا بار بار یہ کہنا کہ "سید امین القادری ہی
کے خلاف ہے وہیں آپ کے خوف کا بھی آئینہ دار ہے۔
مناظر سید امین القادری ہی ہوں گے...... جس کا صریح مفاد یہ ہے کہ آپ بندۂ ناچیز سید امین القادری کو مناظر
س مرسلہ تحریر میں آپ کا انداز بدل گیا اور آپ لکھتے ہیں کہ...... " جب حسام الحرمین کی قرأت ہو جائے گی
...... یہ آپ **کی کھلی ہوئی تضاد بیانی ہے۔**
ربعہ دیابنہ نے اپنی کتابوں میں اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ارفع و اعلیٰ
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قدس سرہ نے عربی زبان میں ان کلمات ملعونہ کی جو ترجمانی کی ہے
کے لیے مکمل حسام الحرمین کی قرأت کی شرط لگانا اصول مناظرہ سے ثابت کیجیے؟

MUFTI MUHAMMAD
HASNAIN MAHFOOZ NOMANI
Qazi-E-Shariat Darulqaza, Malegaon
Ustaz-E-Hadees w Fiqh Mahad Millat
محفوظ نعمانی
یر معہد ملت مالیگاؤں ● شیخ الحدیث جامعہ ام القری مالیگاؤں
ٹ نمبر ۳۱، مالیگاؤں | دفتر: معہد ملت، گولڈن نگر، مالیگاؤں، (ناسک) مہاراشٹر
hasnainnomani9@gmail.com
+91 9373512348

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امین القادری صاحب

السلام علی من اتبع الہدی

بجے آپ نے لئیق رحمانی، حافظ سلمان تجویدی وغیرہ کے سپرد کروائی، اس وقت میں ہماری میٹنگ سے نکل کر سفر پر روانہ ہو چکا تھا، راستے
تھی اس لئے اس کے جواب میں تحریر بھیجنا ضروری تھا، جو کہ آج سفر سے واپسی پر میں بھیج رہا ہوں۔
رہ کریں تو اس کا جواب دسیوں طریقے سے آپ کو دیا جا چکا ہے، ایک بار پھر اصولی طور پر لکھتا ہوں کہ کتابوں میں لکھا ہوا ہے
کے تحت دعویٰ آپ کا ہے تو دلیل بھی آپ ہی کو پیش کرنی ہے، جب کہ اصول مناظرہ کی روشنی میں میری حیثیت نافی کی ہے۔
صحیح ہے یا غلط، تو آپ خود میرے نام جاری کردہ اپنے ایک ویڈیو میں اس کو قبول بھی کر چکے ہیں کہ عربی والی بھی پڑھ لیں گے اور اردو والی بھی،
کی جا چکی ہے کہ آپ نے گفتگو عربی حسام الحرمین کے بارے میں کی ہے اور جس تحریر کا آج یہ جواب آپ کے ہاتھ میں ہے اس میں بھی
احمد رضا خان صاحب بریلوی نے ان کلمات ملعونہ کی جو عربی ترجمانی کی ہے وہ درست ہے، ظاہر یہاں بھی عربی حسام کا ہی درست ہونا زیر
بت کرنا ہوگا کہ آپ عربی حسام الحرمین پر مکمل قادر ہیں تب ہی تو آپ کو اس کا دعویٰ ہے کہ احمد رضا خان صاحب بریلوی نے جو ترجمانی کی ہے
خر کیا سمجھا جائے؟
ط کا درست ہونا بھی عرض کر دیتا ہوں کہ اصول کی کتابوں میں لکھا ہے "يَنْبَغِي لِلْمُنَاظِرَيْنِ أَنْ يَكُوْنَا مُتَسَاوِيَيْنِ فِي الْعِلْمِ" یعنی
'امر تقریبی ہے، تحقیقی نہیں ہے۔ مثلاً دونوں مناظر اپنے اپنے مسلک کے معتمد علیہ مدارس کے فاضل ہوں۔ اب ظاہر ہے آپ تو غیر مستند
ثابت کرنے کا موقع آیا تو آپ کے علمی مستوی کے تعین کی ضرورت بھی لاحق ہوئی، اس کے لئے بہت نیچے اتر کر میں نے یہ بار بار کہا اور لکھا
کو متساوی فی العلم تسلیم کر کے مناظرے کی آگے کی کارروائی کر لوں گا۔
ں اوپر بھی بیان کیا جا چکا ہے اور گزشتہ کل سے آپ کی ایک امیج شوشل میڈیا پر گردش کر رہی ہے کہ آپ تیسری مرتبہ چیلنج قبول کرتے ہیں اور
و پھر مناظرہ کے لئے کیوں تیار نہیں ہیں، یا للعجب